سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

جمعتہ المبارک،9۔فروری 2018
(یوم الجمع،22۔جمادی الاوّل 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 10

561

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 9۔ فروری 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن، سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018

ایک وزیر مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018 پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018

ایک وزیر مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018 پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال 16-2015

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، بہاولپور اور راولپنڈی کی سالانہ سرگرمی کی رپورٹیں برائے سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

563

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 9-فروری 2018

(یوم الجمع، 22-جمادی الاوّل 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 48 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩﴾ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠﴾
وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ
قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ
وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١﴾

سُوۡرَۃُ الۡجُمُعَۃ آیات 9 تا 11

مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو اور (خرید و فروخت ترک کر دو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (9) پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ (10) اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو اُدھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو چیز اللہ کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (11)

وماعلینا الاا بلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

وہ جو چاہیں چاند کو توڑ دیں انہیں اختیار دیا گیا
وہ پھر اس کے ٹکڑوں کو جوڑ دیں انہیں اختیار دیا گیا
جو علیؓ کی عصر قضا ہوئی تو وہ وقت پر ہی ادا ہوئی
چُھپے آفتاب کو موڑ دیں انہیں اختیار دیا گیا
لکھوں نازشؔ ان کا یہ معجزہ کہ کسی کی آنکھ نکل گئی
وہ اپنے لعاب پاک سے جوڑ دیں انہیں اختیار دیا گیا

سوالات

(محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن، سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن، سپیشل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر8935الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔جی،ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!سوال نمبر6311 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:ہسپتالوں میں تشنج کے علاج سے متعلقہ تفصیلات

*6311:**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تشنج سے بچاؤ کے لئے لاہور کے کس کس سرکاری ہسپتال میں وارڈ موجود ہے؟

(ب) کیا حکومت ان وارڈز کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) سال2014 میں ان وارڈز میں کتنے کیسز آئے اور کتنے مریض صحت یاب ہوئے، تفصیل ہسپتال وار بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) لاہور کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں تشنج کی بیماری کے علاج کے لئے ایک الگ سے شعبہ/وارڈ مختص نہیں ہے۔البتہ جو مریض ایمرجنسی میں مختص حادثات سے آتے ہیں انہیں تشنج سے

بچاؤ کے انجکشن لگائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اگر کوئی مریض تشنج کی بیماری کے علاج کے لئے ہسپتالوں میں لایا جاتا ہے تو اس کے مرض کی شدت کے حساب سے اس کا علاج ایمرجنسی میں کیا جاتا ہے اور پھر اس کے لئے ایک علیحدہ کمرہ مختص کر دیا جاتا ہے تاہم ضرورت پڑنے پر اس کا علاج ICU میں بھی کیا جاتا ہے۔

مزید برآں ان مریضوں کا علاج میڈیکل سپیشلسٹ حضرات کی نگرانی میں کیا جاتا ہے جو اس مرض کے بارے میں مکمل آگاہی رکھتے ہیں۔

(ب) چونکہ ہسپتالوں میں علیحدہ سے تشنج کا باقاعدہ وارڈ موجود نہیں ہے البتہ ضرورت کے پیش نظر میڈیکل وارڈ میں بیڈ کی تعداد میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

مزید برآں حفاظتی ٹیکوں کی وجہ سے ان مریضوں کی تعداد برائے نام ہوتی ہے اس لئے ایک علیحدہ وارڈ مختص کرنا مناسب نہیں، البتہ ضرورت پڑنے پر مرض کی شدت کے حساب سے اس کا علاج ایمرجنسی اور ICU میں بھی کیا جاتا ہے۔

(ج) سال 2014 میں میو ہسپتال میں تشنج کے کل 58 مریض رپورٹ ہوئے جن میں 33 مریض صحت یاب ہوئے۔ لاہور جنرل ہسپتال میں سال 2014 میں کل 8 مریض رپورٹ ہوئے جن میں 6 صحت یاب ہوئے۔ اس کے علاوہ لاہور کے کسی دوسرے ہسپتال میں تشنج کا مریض رپورٹ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں تشنج کے مریضوں کی بابت لاہور کے حوالے سے پوچھا تھا تو کیا پارلیمانی سیکرٹری مجھے کوئی data دے سکتے ہیں کہ پورے پنجاب میں اس حوالے سے کیا صورتحال رہی ہے اور پورے پنجاب میں تشنج کے کتنے مریض رپورٹ ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ نے اپنے سوال میں لاہور کے حوالے سے پوچھا ہے اور اگر آپ پورے پنجاب کا data لینا چاہتے ہیں تو پھر اس کے لئے fresh question دینا ہوگا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں اگلا ضمنی سوال پوچھ لیتا ہوں۔جواب کے جز(ج) میں لکھا گیا ہے کہ 2014 میں تشنج کے 58 مریض رپورٹ ہوئے تھے جن میں سے 33 مریض صحت یاب ہو گئے تو کیا باقی مریض فوت ہو گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! تشنج ایک مہلک بیماری ہے اگر اس کا بروقت علاج ہو جائے تو مریض بچ جاتا ہے اور تاخیر ہو جائے تو پھر اس کا علاج مشکل ہو تا ہے۔جواب میں بتایا گیا ہے کہ 33 مریض صحت یاب ہوئے ہیں۔جن مریضوں کا یہاں جواب میں ذکر نہیں کیا گیا وہ یقیناً وفات پا گئے ہیں۔اگر مریض latest stage پر ہسپتال پہنچے اور مریض کی حالت زیادہ critical ہو جائے تو پھر اس پر vaccination بھی اثر نہیں کرتی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے تو اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ باقی مریضوں کے بارے میں بتائیں کہ کیا وہ فوت ہو گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! جو مریض صحت یاب نہیں ہوئے اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ وفات پا گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں خود بھی میڈیکل ڈاکٹر ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مہلک بیماری ہے۔Urbanization ہو رہی ہے اور ہمارے پورے ملک کے اندر موٹر سائیکل کی خریداری boom پر ہے۔اگر آپ شعبہ حادثات میں چلے جائیں تو وہاں پر ایکسیڈنٹ کے maximum cases یعنی 90 فیصد مریض موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ کے آتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس مرض کے حوالے سے ایک ٹیکہ لگوانا بہت ضروری ہوتا ہے اگر وہ لگ جاتا ہے تو prevention ہو جاتی ہے ورنہ مریض کو یہ بیماری کسی وقت بھی ہو سکتی ہے۔محکمہ صحت اس مرض کے حوالے سے عوامی آگہی مہم شروع کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! جب بچہ پیدا ہوتا ہے تبھی اس بیماری کی vaccination کر دی جاتی ہے۔ اُس کے بعد زندگی میں اگر کسی کو ضرورت پڑے یعنی کسی کو چوٹ لگے تو اُس پر اُس کو booster دیا جاتا ہے جو اُس کے bloodstream میں موجودہ vaccination کو دوبارہ active کر دیتا ہے تو جیسا کہ اس سوال کے جواب میں یہ بات موجود ہے کہ vaccination کے حوالے سے آگہی بہت زیادہ ہے اور حکومت بھی تمام سرکاری ہسپتالوں میں بچوں کی vaccination مفت کر رہی ہے جس میں تشنج کی vaccination بھی شامل ہوتی ہے لہٰذا اس میں اب تو بالکل nominal cases ہیں اگر ہم پورے لاہور کی بات کریں تو جس طرح جواب میں بتایا گیا ہے کہ 2014 میں میو ہسپتال میں صرف 58 مریض رپورٹ ہوئے جن میں سے 33 مریض صحت یاب ہو گئے تھے باقی 100 percent perfection تو کہیں پر بھی نہیں ہے۔ اس میں casualty rate بہت nominal ہے اور حکومت اس پر مزید کوشش کر رہی ہے کہ اس بیماری کو eradicate کر دیا جائے تو اس حوالے سے گاہے بگاہے مہم چلا کر تمام یونین کونسلوں، تمام BHUs اور تمام سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں اور والدین کو بھی آگاہ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا اور آپ نے بھی سنا ہو گا کہ ہمارے دیہاتی کلچر میں عام لوگوں کو بھی پتا ہے کہ اگر چوٹ لگے تو چاندنی کا ٹیکہ لگوانا ہے تو اس حوالے سے مزید آگہی کے لئے حکومت گاہے بگاہے مہم چلاتی رہتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! تشنج سے بچاؤ کے لئے الیکٹرانک میڈیا پر کوئی بڑی مہم ہمیں نظر نہیں آتی اگر حکومت ایسا کرے گی تو اس سے فائدہ ہو گا۔ 58 مریضوں میں سے 33 مریض صحت یاب ہوئے اور باقی فوت ہو گئے تو فوت ہونے والوں کی یہ کوئی اتنی تھوڑی تعداد نہیں ہے۔ ایک ایک بندے کی جان بڑی قیمتی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 6968 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: چلڈرن ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیل

*6968: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور میں تین سو بستر پر مشتمل بچوں کی بیماریوں کے علاج کے لئے ہسپتال کا منصوبہ کس مرحلہ میں ہے؟

(ب) اس منصوبہ کے لئے کتنی زمین کہاں پر لی گئی ہے؟

(ج) کیا اس منصوبہ میں ہر قسم کے ملازمین کے لئے رہائشی کالونی بھی شامل کی گئی ہے اور جواب اثبات میں ہے تو ہر کیٹیگری کے سٹاف کے لئے علیحدہ علیحدہ کتنی رہائش گاہیں تعمیر ہوں گی؟

(د) کیا مالی سال 16-2015 میں اس منصوبہ کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) چلڈرن ہسپتال بہاولپور کا 495 بستروں پر مشتمل منصوبہ کے لئے اکنامک کمیٹی آف نیشنل کونسل نے اپنی میٹنگ 10-07-2017 کو 5008.576 ملین روپے کی لاگت سے اس سکیم کی منظوری دے دی ہے۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری ارسال کی گئی ہے جس میں feasibility study اور کوریا کے اشتراک سے ہسپتال بنانے کی منظوری کے لئے درخواست کی گئی ہے۔

(ب) اس منصوبے کے لئے زمین تقریباً 28 ایکڑ جھانگی والا روڈ نزد سول ہسپتال جو کہ محکمہ صحت کے نام ہے مختص کر دی گئی ہے۔

(ج) مندرجہ ذیل رہائش گاہیں فیز II میں اس منصوبہ کے لئے شامل ہیں:

سکیل نمبر 20	06
03 بیڈ فیملی فلیٹس 16 فلیٹس گراؤنڈ فلور 2 بلاک	
02 بیڈ فیملی فلیٹس گراؤنڈ فلور تا سیکنڈ فلور	4 بلاک

سکیل نمبر1تا10(4منزلہ) 2بلاک

(د) مالی سال16۔2015میں اس منصوبہ کے لئے80ملین (برائے تعمیر عمارت) رقم مختص کی گئی تھی۔17۔2016میں19ملین کی رقم مختص کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں وزیر اعلیٰ، سیکرٹری صحت اور محکمہ صحت کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بہاولپور کے اندر ایک ہسپتال منظور کیا لیکن گزارش یہ ہے کہ جگہ بھی مختص ہو گئی ہے اور جز (د) میں انہوں نے لکھا ہے کہ مالی سال 16-2015 میں اس منصوبے کے لئے 80 ملین روپے برائے تعمیر عمارت رکھے گئے، 17-2016 میں 19 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ رقم کہاں گئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! یہ منصوبہ نیشنل کونسل آف اکنامک کمیٹی سے منظور ہوا ہے لیکن اس کی حالیہ صورتحال یہ ہے کہ اس کی feasibility report وزیر اعلیٰ کو ارسال کی گئی ہے اور اُن کی طرف سے منظوری due ہے۔ پچھلے ADP میں اس سکیم کی reflection ہے لیکن جب وہ کام شروع ہو گا تو اُس کے مطابق پیسے خرچ ہوں گے اور جب تک وہ پیسے خرچ نہیں ہوتے تو وہ فنڈز reallocate ہو جاتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ جب اس سکیم کی منظوری دے دیں گے تو اس پر انشاءاللہ جلد کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! وزیر اعلیٰ سے اس feasibility report کی منظوری لینے کے لئے آپ نے کب summary بھیجی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ کو یہ summary recently بھیجی گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس وقت مالی سال18-2017 چل رہا ہے لیکن انہوں نے مالی سال 16-2015 میں 80 ملین روپے مختص کئے تھے تو اس طرح کے گول مول جواب پر میں احتجاج کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ احتجاج نہ کیا کریں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں احتجاج نہیں کرتا بلکہ میں خوشی کا اظہار کرتا ہوں کہ ماشاء اللہ ایسے منصوبے ہوا میں چھوڑتے رہتے ہیں اور اُس کے بعد اُس پر پیسے خرچ نہیں کرتے وہ سارے پیسے reappropriate کرکے اورنج لائن ٹرین پر لگا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر:

پیوستہ رہ شجر سے، اُمیدِ بہار رکھ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے آپ کے توسط سے ان سے یہ یقین دہانی مطلوب ہے کہ یہ ہسپتال کب شروع کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اس منصوبے پر کوریا کے اشتراک سے کام شروع ہونا ہے کیونکہ اس منصوبے کے لئے صرف پنجاب حکومت نے پیسے نہیں دینے۔ جیسے ہی کوریا سے معاہدہ ہو جائے گا تو اس منصوبے پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کوئی specific بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ 16-2015 میں 80 ملین روپے مختص کئے، 17-2016 میں 19 ملین روپے مختص کئے یہ پیسے وہاں بہاولپور میں کسی head میں محفوظ ہیں تاکہ مجھے تسلی ہو کہ اس process کو expedite کرائیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے دوسری بات یہ عرض کروں گا کہ میرا اندازہ ہے کہ وزیراعلیٰ کو یہ سمری بھیجے ہوئے کوئی ایک دو سال ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، وزیر اعلیٰ صاحب تو خود کسی کو اتنا انتظار نہیں کراتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری ایک دو مہینے کے اندر ذاتی طور پر اس معاملے کو pursue کریں، منسٹر صاحب سے کہیں کہ وہ وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کریں، سیکرٹری صاحب بھی تشریف فرما ہیں وہ اس کے اوپر pain لیں وگرنہ میری زبان سے اسی لئے یہ بات نکلتی ہے کہ "اساں قیدی تخت لاہور دے"۔

جناب سپیکر: شاہ جی! آپ کو اتنے بڑے بڑے منصوبے دیئے جارہے ہیں پھر بھی آپ لاہور کے خلاف ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ منصوبے صرف کاغذوں میں دیئے جاتے ہیں، عملی طور پر کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اللہ کے فضل و کرم سے اس پر عمل بھی ہوگا۔ یہ ہسپتال آپ کی امانت ہے تو چیف منسٹر صاحب اس امانت کو خیانت میں نہیں بدلنے دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس منصوبے پر عمل ہوگا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی طرف سے یہ direction ہو جائے کہ ایک مہینے کے بعد جو latest position ہوگی وہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ کیا position ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے ایک مہینے بعد تفصیل بتانی ہے کہ یہ معاملہ کہاں تک پہنچا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب فرمارہے تھے کہ یہ سمری شاید دو تین سال سے pending ہے لیکن اس سوال کے جواب میں واضح لکھا ہوا ہے کہ 10-07-2017 کو اس منصوبے کی ECNEC نے منظوری دی تھی اُس کے بعد یہ سمری وزیر اعلیٰ کو بھیجی گئی ہے اور ابھی 2018 کا آغاز ہے تو اس معاملے کو ابھی تین چار ماہ سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ اس منصوبے کی جو بھی latest صورتحال ہوگی وہ میں ممبر موصوف کو بتادوں گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر4161 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر محترمہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو ان کے سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر8672 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر8672 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں سپیشل بچوں کے کورس سے متعلقہ تفصیلات

*8672: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سپیشل بچوں کے لئے کتنے ادارے ہیں ان کی تفصیلی فہرست فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ اداروں میں کیا کیا تعلیم / ٹریننگ دی جاتی ہے مکمل کورس کے حوالے سے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ اداروں میں داخل کرانے کے لئے محکمہ کیا تحرک کرتا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) مذکورہ اداروں میں لانے اور واپس چھوڑنے کے لئے محکمہ نے کیا انتظامات کئے ہیں؟

(ہ) اگر مذکورہ اداروں میں اگر کسی قسم کی سہولیات کی کمی ہے تو اسے کب تک فراہم کر دیا جائے گا؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق)

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے زیرِ انتظام کل پانچ ادارے کام کر رہے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

1. گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول آف سپیشل ایجوکیشن برائے متاثرہ سماعت، ساہیوال۔

2. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ برائے سلو لرنرز ساہیوال۔
3. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ برائے نابینا، ساہیوال۔
4. گورنمنٹ الساہی سپیشل ایجوکیشن سنٹر برائے ذہنی معذوراں ساہیوال۔
5. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر چیچہ وطنی ضلع ساہیوال۔

(ب) ضلع ساہیوال میں سپیشل بچوں کے تعلیمی اداروں میں حکومت پنجاب کے منظور شدہ کورس کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سلائی کڑھائی، کمپیوٹر ٹریننگ، آرٹس اینڈ کرافٹس کی ٹریننگ بھی طلباء و طالبات کو دی جاتی ہے جس سے اُن کی فنی مہارت بہتر ہوتی ہے۔

(ج) سپیشل بچوں کو ان اداروں میں داخل کرانے کے لئے محکمہ مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کر کے بچوں کے والدین کو ترغیب دیتا ہے:۔

1. مفت تعلیمی سہولیات
2. مفت پک اینڈ ڈراپ
3. مفت یونیفارم (سال میں دو مرتبہ)
4. -/800 روپے ماہانہ وظیفہ
5. بریل کتب کی مفت فراہمی
6. خوراک کی مفت فراہمی۔(ہوسٹل میں رہائش پذیر بچوں کے لئے)

اس کے علاوہ بچوں کے داخلے کے لئے محکمہ مقامی ٹی وی چینلز، اخبارات، بروشرز، فلیکسز کے ذریعے عوام الناس کی توجہ مرکوز کرواتا ہے اس کے علاوہ محکمہ خصوصی تعلیم کا سٹاف ہر وہ ذریعہ استعمال کرتا ہے جس سے خصوصی بچوں کا داخلہ ممکن بنایا جا سکے۔ خصوصی بچوں کے داخلہ کے لئے افسران و اساتذہ لوگوں کے گھروں، محکمہ تعلیم کے سکولوں اور دیگر اعداد و شمار رکھنے والے اداروں کا دورہ بھی کرتے ہیں۔

(د) تمام اداروں میں گورنمنٹ کی طرف سے ٹرانسپورٹ مہیا کی گئی ہے جو بچوں کو فری پک اینڈ ڈراپ کی سہولت مہیا کرتی ہے۔

(ہ) مذکورہ اداروں میں بچوں کو تمام تر سہولیات میسر ہیں اور اداروں میں کسی بھی سہولت کی کمی نہ ہے۔ البتہ کسی بھی ضرورت کی نشاندہی کی صورت میں محکمہ فوری طور پر مطلوبہ سہولت فراہم کرنے کے لئے مناسب اقدامات کرے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساہیوال میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے ہیں، ان میں کتنے بچے زیر تعلیم ہیں اور ان میں کتنا سٹاف ہے، کتنی deficiency ہے اور جو بچے ان اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں کیا یہ سٹاف ان کی تعداد اور SNE کے مطابق ٹھیک ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ضلع ساہیوال میں سپیشل ایجوکیشن کے کل پانچ ادارے کام کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول سپیشل ایجوکیشن میں کل 55 اسامیاں ہیں ان میں سے 48 پُر ہیں اور سات خالی ہیں اور اسی طرح دوسرے ادارے میں چند اسامیاں خالی ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ جہاں جہاں ہمارے ادارے ہیں وہاں جو اسامیاں خالی ہیں ان کو جلد پُر کریں۔ اس سلسلہ میں ہماری 155 اسامیاں ہیں جنہیں پبلک سروس کمیشن نے clear کر دیا ہے۔ ہم نے ان کے آرڈر کر دیئے ہیں باقی 288 کے قریب اسامیوں کی requisition گئی ہے جس کے انٹرویو اس وقت شروع ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ جہاں جہاں سٹاف کی کمی ہے وہ پوری کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: محرک نے پوچھا ہے کہ ان اداروں میں کتنے بچے زیر تعلیم ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ ہمارے سوالوں میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ میں آپ کا ذاتی طور پر اور ایوان کی طرف سے مشکور ہوں۔ میں نے منسٹر صاحب سے پوچھا تھا کہ ان پانچ اداروں میں کل کتنے بچے زیر تعلیم ہیں، یہ deficiency کب سے ہے؟ انہوں نے ایک ادارے کے متعلق بتایا ہے کہ سات کی کمی ہے، دوسرے ادارے کے متعلق فرمایا ہے کہ کچھ کمی ہے تو یہ کچھ کو clear کر دیں کہ کتنی کمی ہے، اس کے علاوہ باقی اداروں میں کتنی کمی ہے، کب تک یہ

deficiency ختم کر دی جائے گی اور وہاں کے بچے متاثر ہو رہے ہیں تو ان کے لئے سٹاف کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول سپیشل ایجوکیشن کی کل اسامیاں 55 ہیں جن میں سے 48 پُر اور خالی سات ہیں جو پبلک سروس کمیشن میں چلی گئی ہیں اور ان کے انٹرویو شروع ہیں۔ اسی طرح انسٹیٹیوٹ فار بلائنڈ میں کل گیارہ اسامیاں ہیں جن میں سے پانچ پُر ہیں اور چھ خالی ہیں ان کے بھی انٹرویو شروع ہو گئے ہیں انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر جونہی پبلک سروس کمیشن کا رزلٹ آئے گا تو یہ اسامیاں بھی پُر ہو جائیں گی۔ ایجوکیشن سنٹر ساہیوال میں کل 21 اسامیاں ہیں جن میں سے 20 پُر اور صرف ایک خالی ہے۔ اسی طرح سپیشل ایجوکیشن انسٹیٹیوٹ چیچہ وطنی میں کل اسامیاں 25 ہیں جن میں سے 21 پُر ہیں اور چار خالی ہیں۔ ملازمین کے ریٹائرڈ ہونے، وفات پانے اور بعض اسامیاں مضمون کی وجہ سے خالی رہتی ہیں۔ اگر کسی مضمون کا استاد ہمیں available نہیں ہے تو اس اسامی کے لئے بذریعہ پبلک سروس کمیشن تقرری میں وقت لگتا ہے کیونکہ محکمہ پورے پنجاب کے حساب سے اشتہار دیتا ہے اور process کیا جاتا ہے۔ اگر دو تین اسامیاں کسی بھی ادارے میں خالی ہوں تو اس سے تعلیم میں ایسا فرق نہیں پڑتا۔ جہاں تک انہوں نے بچوں کی تعداد کے بارے میں پوچھا ہے تو ان پانچ اداروں میں 676 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے جواب دیا ہے۔ انہوں نے جس طرح فرمایا ہے کہ اتنا فرق نہیں ہوتا، ساہیوال کے نابینا بچوں کے سکول میں کل اسامیاں گیارہ ہیں، پانچ پُر ہیں اور چھ اسامیاں خالی ہیں اس طرح 60 فیصد اسامیاں خالی ہیں تو ان بچوں کا کون پُرسان حال ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! بلائنڈ بچوں کی تعداد بھی کچھ کم ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری کوشش ہے کہ اس مضمون کے استاد جن کی بلائنڈ بچوں کو پڑھانے کے لئے ضرورت ہوتی ہے تو ہم جب advertise کرتے ہیں تو اس میں دیکھتے ہیں کہ کتنے لوگوں نے اس مضمون

کے لئے applyکیا ہے اور ان میں سے جو منتخب ہوتے ہیں انہیں اداروں میں تعینات کیا جاتا ہے۔ ہمارا بلائینڈ بچوں کے لئے صرف ساہیوال میں ہی ادارہ نہیں ہے بلکہ پورے پنجاب میں جہاں بھی بلائینڈ سکول ہیں وہاں اساتذہ کو adjust کرنا ہوتا ہے لہٰذا تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے ہماری کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اساتذہ متعلقہ اداروں میں تعینات ہوں۔ محرک نے جس کمی کا اظہار کیا ہے تو اس کو ہم چیک کر لیں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ اگر آپ کو وقتی طور پر ضرورت ہے تو ہم دوسری جگہ سے کسی اور استاد کو وہاں سے ٹرانسفر کر سکتے ہیں۔ اس کی مکمل رپورٹ ہم لے لیں گے کہ کتنے بلائینڈ بچے وہاں پڑھ رہے ہیں اور کتنے اساتذہ کی وہاں ضرورت ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں کوئی وقت مقرر کر دیں تو مہربانی ہوگی۔ اس کے علاوہ میرا آخری سوال ہے کہ 676 بچے ساہیوال میں ان کے پانچ اداروں میں ہیں تو یہاں پر کتنی ٹرانسپورٹ availableہے۔ انہوں نے اپنے سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ یہاں پر ان کے لئے ہر سہولت وافر ہے تو 676 بچوں کے لئے ان کی کتنی ٹرانسپورٹ ہے اور کیا بچوں کی تعداد کے مطابق وہ ٹرانسپورٹ sufficientہے؟ اگر نہیں ہے تو یہ کس طرح اس کو re-coup کرنا چاہتے ہیں اور کب تک کر دیں گے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہمیں اندازہ تھا کہ آپ کا ضمنی سوال یہ آئے گا تو میں اس کی تیاری کر کے آیا ہوں۔ ہمارے پانچ اداروں میں کل دس بسیں ہیں۔ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول میں چار بسیں ہیں جن میں سے تین بسیں چل رہی ہیں اور ایک repairableہے جس کے لئے ہم نے فنڈز جاری کر دیئے ہیں وہ repair ہو کر آ جائے گی۔ اسی طرح school slow learner ہے---

جناب سپیکر: چودھری صاحب! یہ بتا دیں کہ ٹرانسپورٹ بچوں کے لئے sufficientہے اور اگر ضرورت پڑے گی تو زیادہ کر دیں گے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس وقت آٹھ بسیںon road ہیں ایک repairable ہے اور ایک کنڈم ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹرانسپورٹ sufficient نہیں ہے۔ آپ مہربانی کر کے direction تو فرمادیں۔

جناب سپیکر: وہ دیکھ لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اللہ کے فضل سے ہم سوال دیکھ بھال کر دیتے ہیں اور جس کی ضرورت ہوتی ہے وہ دیتے ہیں۔ آپ خود دیکھ لیں کہ دس میں سے دو بسیں خراب ہیں یعنی بیس فیصد بسیں تو خراب ہیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہمارا جو نیاADP آرہا ہے اس میں ہم نے نئی بسوں کے لئے باقاعدہ گنجائش رکھی ہے جہاں جہاں بسوں کی ضرورت ہوگی ہم دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ensure کردیں تو ٹھیک ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہمارے ممبران کی بھی ذمہ داری بنتی ہے۔ ان کو گورنمنٹ آف پنجاب فنڈز دیتی ہے بعض جگہوں پر وہ خود بھی اپنے اداروں کی بہتری کے لئے فنڈز لگواسکتے ہیں اور وزیراعلیٰ سے بھی فنڈز کے لئے request کرسکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈوکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 4869 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*4869: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں خواتین ڈاکٹرز اور سٹاف نرسز کی منظور شدہ کتنی تعداد ہے، کتنی اسامیوں پر اور کتنی خالی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا حکومت خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں خواتین ڈاکٹرز کی منظور شدہ تعداد77 ہے جن میں37 تعینات ہیں اور40 اسامیاں خالی ہیں۔

ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں سٹاف نرسز کی منظور شدہ تعداد200 ہے164 تعینات ہیں اور36 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) جی ہاں! حکومت پنجاب خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اسی ماہ میں 11 خواتین ڈاکٹرز کی تعیناتی کے احکامات بذریعہ آرڈر نمبرSO(GC-II)10-23/18 بتاریخ 2۔ فروری2018 کو جناب سیکرٹری ایس ایچ سی اور ایم ای ڈیپارٹمنٹ پنجاب لاہور نے صادر فرمادیئے ہیں۔ مزید برآں ہر جمعرات کو واک ان انٹرویوز ہو رہے ہیں جس میں ان خالی اسامیوں کو بہت جلد پُر کر دیا جائے گا۔ چارج نرسز BS-16 کی4753 ریگولر اسامیوں پر بھرتی کے لئے مورخہ 09-08-2017 کو پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھیجی تھی جس کے لئے انٹرویو کا سلسلہ 14-12-2017 سے شروع ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جواب دیا گیا ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں خواتین ڈاکٹرز کی منظور شدہ تعداد77 ہے جن میں37 تعینات ہیں اور40 اسامیاں خالی ہیں اسی طرح سٹاف نرسز کی بھی36 اسامیاں خالی ہیں تو میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کب سے خالی ہیں اور کب تک ان کو پُر کر لیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! یہ تعداد تبدیل ہوتی رہتی ہے کیونکہ ڈاکٹرjoin کرتے ہیں اور کچھ عرصہ بعد وہ

کسی بہتر posting کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے آتے جاتے رہتے ہیں۔ فی الوقت وہاں 77 میں سے 37 اسامیوں پر لیڈی ڈاکٹرز تعینات ہیں اور باقی جو 40 اسامیاں خالی ہیں ان پر walk-in interviews ہو رہے ہیں۔ ان اسامیوں کا اشتہار بھی اخبار میں آیا تھا۔ حالیہ سیکرٹری ہیلتھ کے آرڈر پر گیارہ لیڈی ڈاکٹرز رکھ لی گئی ہیں اور مزید interviews بھی جاری ہیں جیسے جیسے لوگ آتے جائیں گے انشاءاللہ ان اسامیوں کو بھی fill کر دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے یہ بات گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے 37 میں سے 24 لیڈی ڈاکٹرز وہاں پر appoint تھیں۔ میں یہاں پر خادم اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کا شکر گزار ہوں کہ ان کی جو ہیلتھ ٹیم ہے جس میں سیکرٹری ہیلتھ نجم شاہ اور ڈاکٹر صادر چوہان شامل ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! یہ باتیں آپ باہر جا کر اخبار اور ٹی وی پر بیان کریں۔ یہاں پر آپ سوال کا جواب سنیں اور دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ سے بس ایک گزارش کر دوں کہ یہ 24 لیڈی ڈاکٹرز ہیں اور میں یہاں پر کوئی اخبار والی بات نہیں کر رہا بلکہ میں حقائق پر مبنی بات کر رہا ہوں کہ 77 میں سے صرف 24 لیڈی ڈاکٹرز پورے ہسپتال میں کام کر رہی تھیں۔ ابھی جو انہوں نے مزید گیارہ لیڈی ڈاکٹرز تعینات کی ہیں اس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن ابھی بھی deficiency ہے۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ یہ deficiency کب سے ہے لیکن یہ اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکے لہٰذا یہ بتا دیں کہ یہ walk-in interview کب تک مکمل ہو جائیں گے؟ آپ دیکھیں کہ 77 میں 24 لیڈی ڈاکٹرز اور نرسز کام کر رہی تھیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ میری بات سنیں کہ صرف to the point بات کریں اور جو آپ نے پوچھنا ہے وہ پوچھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے دو باتیں پوچھی ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ پہلے ایک بات کرتے ہیں اس کے بعد آپ دوسری بات پر چلے جاتے ہیں تو باقی سوالات پھر کدھر جائیں گے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے دو گزارشات کی ہیں کہ ایک تو کہ یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! جب سے یہ اسامیاں خالی ہیں محکمے کے پاس اس کا ریکارڈ ہو گا۔ آپ مستقبل کی بات کریں اس بات کو چھوڑ دیں کہ کب سے خالی تھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اس بات کو آپ پر چھوڑ دیا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کی بہت مہربانی ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے بس آپ ان سے assurance لے دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! میں assurance کیوں دوں آپ پارلیمانی سیکرٹری سے لیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ بتائیں کہ آپ یہ deficiency کب تک ختم کر دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میری ملک صاحب سے پہلے ہی private meeting میں بات ہو چکی ہے جس میں، میں نے ان کو یقین دہانی کروائی تھی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ پہلے ہی آپس میں meetings کر کے پھر بعد میں میرے ساتھ کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! نہیں، یہ پچھلے سیشن میں بھی ان کے سوالات تھے اور اس وقت بھی ان کے تحفظات تھے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! دوبارہ پھر یہ سوال کس طرح آ گیا ہے، کیا یہ سوال پہلے بھی ہو چکا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! ان کے ہر مرتبہ ساہیوال ہسپتال کے حوالے سے سوالات آتے ہیں۔ یہ سوال غالباً اس وقت ان کی ایوان میں غیر حاضری کی وجہ سے pending ہو گیا تھا۔ اشتہار آنے کے بعد walk-in interviews اسی وقت شروع ہو گئے تھے۔ ڈاکٹرز ہمارے ملک کی ایک skilled class ہے اور وہ تعداد میں بہت کم ہیں۔ ہمیں ویسے تو ہر جگہ پر بہت زیادہ ڈاکٹرز چاہئیں ہوتے ہیں لیکن کہیں پر ان کی seats پوری کرنے کے لئے ڈاکٹرز کی بھی ماننا پڑتی ہیں۔ ہم ان کو incentives اور benefits extra hard بھی دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے دور دراز علاقوں میں travel کر کے جانا ہے تاکہ وہاں جا کر وہ ٹھیک طرح سے اپنے فرائض سرانجام دیں۔ محکمہ صحت کی اس میں ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کیونکہ انہوں نے وہاں پر patient influx کو بھی دیکھنا ہے اور اپنے ڈاکٹرز بھی وہاں پر فراہم کرنے ہیں۔ ابھی تک وہاں پر گیارہ لیڈی ڈاکٹرز رکھ لی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے ان کو مزید کہا تھا کہ اگر آپ کے عزیز و اقارب میں کوئی ڈاکٹرز ہیں تو بے شک ان کا بھی انٹرویو کروالیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ نے تو نہیں ایم بی بی ایس کیا ہوا، اگر کیا ہوا ہے تو آپ کی سفارش کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایم بی بی ایس کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! voluntarily ایسے نہیں کہ آپ کو job دے دی جائے۔ Voluntarily اگر آپ ڈاکٹر ہیں اور آپ کر سکتے ہیں تو کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے پورا جواب سن لیا ہے۔ اگر آپ مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ٹھیک ہے میں مطمئن ہوں۔ بڑی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ یہاں پر دو باتیں ہوئی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ کے فضل سے میں غیر حاضر نہیں ہوتا یہ آپ کو بھی پتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ نیا سوال ہے اور یہ پرانا سوال نہیں ہے میں صرف ان کا ریکارڈ درست کروانا چاہتا ہوں۔ یہ صرف ایک مہربانی فرمادیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کی بہت مہربانی۔Let me proceed further.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ پارلیمانی سیکرٹری صرف ایک ماہ کا وقت دے دیں کیونکہ یہ بہت ضروری کام ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! نہیں، پارلیمانی سیکرٹری کروائیں گے یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ جو کام ملک و قوم کے مفاد میں ہو گا وہ کام یہ کیوں نہیں کریں گے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے آپ مجھے صرف ایک منٹ بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! میں آپ کو اور کیا بات کرنے کا موقع دوں؟ آپ یہ بات سوچیں کہ دوسرے لوگوں کے سوالات بھی ابھی باقی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے صرف آخری گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ میں ساہیوال کے لئے پروفیسر اور اسسٹنٹ پروفیسر نہیں مانگ رہا۔ میں توMO / WMO کی بات کر رہا ہوں جو کہ ساہیوال میڈیکل کالج سے فارغ التحصیل ہو کر وہاں فارغ پھر رہے ہیں جبکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ساہیوال جانے کے لئے ٹرانسپورٹ کی ضرورت ہے اورincentive دینے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! جو ان کے معیار پر پورا اترے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کو سمجھ ہی نہیں آرہی کہ سوال کا جواب کیا دینا ہے؟ میں سیکرٹری ہیلتھ کا شکر گزار ہوں کہ پہلے 77 میں سے 24 لیڈی ڈاکٹرز وہاں پر تعینات تھیں انہوں نے مزید گیارہ لیڈی ڈاکٹرز تعینات کی ہیں تو باقی تعیناتی کے لئے پارلیمانی سیکرٹری

مجھے ایک مہینے کا وقت دے دیں کیونکہ وہاں پر سارا ہسپتال ہی خالی پڑا ہے جبکہ ضلع ساہیوال کی آبادی 26لاکھ ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! پارلیمانی سیکرٹری خود بتا دیں گے کہ وہ کتنے عرصے میں یہ اسامیاں پوری کر دیں گے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ مجھے ایک ماہ کا وقت دے دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کو expedite کروائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ چاہیں تو یہ ٹائم ایک ماہ سے بڑھا کر دو ماہ کر دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! نہیں، اس میں time limit نہیں ہو گی۔ بڑی مہربانی۔ وہ کریں گے کیونکہ یہ ان کی ذمہ داری ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چلیں، یہ کوئی direction ہی دیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 6653 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8140 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ کیا یہ آپ کا سوال pending ہوا تھا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جی، یہ سوال پہلے pending ہوا تھا۔ میرا سوال نمبر 8233 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں داخلہ کے مسئلہ سے متعلقہ تفصیلات

*8233: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کے قیام کی منظوری 18ویں آئینی ترمیم کے بعد پنجاب حکومت دیتی ہے اور متعلقہ دیگر معاملات کو دیکھنے کی ذمہ دار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالج فی طالب علم لاکھوں روپے داخلہ فیس وصول کرتے ہیں اور آف دی ریکارڈ donation کے نام پر بھی فی طالب علم لاکھوں روپے وصول کرتے ہیں جس کی کوئی رسید بھی نہیں دیتے؟

(ج) ان معاملات کو حکومت ریگولیٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلہ میں کوئی پالیسی وضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کے قیام کی منظوری کا طریق کار PMDC نے وضع کر رکھا ہے۔ ان ضوابط کے مطابق کوئی بھی پرائیویٹ میڈیکل کالج رجسٹریشن کے لئے وفاقی حکومت کو درخواست دیتا ہے۔ وفاقی حکومت PMDC کو درخواست بھجواتی ہے۔ PMDC اپنی ٹیم کے ذریعے میڈیکل کالج کا معائنہ کراتی ہے اگر پرائیویٹ میڈیکل کالج معیار پر پورا اترتا ہے تو اس کی رجسٹریشن کی سفارش کی جاتی ہے۔

(ب) پرائیویٹ میڈیکل کالج PMDC کے ضوابط کے مطابق ہر MBBS طالب علم سے 642000/-روپے ٹیوشن فیس وصول کر سکتے ہیں تاہم پریس میں اس قسم کی خبریں آتی ہیں کہ طالب علموں سے اضافی فیس اور donation بھی وصول کی جاتی ہیں۔ سپریم کورٹ نے ان خبروں کا suo motu نوٹس لیا ہوا ہے اور تمام پرائیویٹ میڈیکل کالجز کو پابند کیا ہے کہ حکومت پنجاب نے ان ضوابط پر عملدرآمد کے لئے اشتہار دیا اور درخواستیں موصول کیں تاہم ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق اس پر عملدرآمد روک دیا گیا۔

(ج) 27۔اکتوبر2016 کو پی ایم ڈی سی نے ایم بی بی ایس / بی ڈی ایس کے داخلوں کے لئے نئے ضوابط2016 جاری کئے جن کے تحت پرائیویٹ میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالجز کے داخلے centralized کر دیئے گئے اس مقصد کے لئے صوبائی سطح پر ایڈمیشن کمیٹی کا قیام عمل میں لایا

گیا جس کا سربراہ صوبائی سیکرٹری صحت ہے تاہم پرائیویٹ میڈیکل کالجز یہ معاملہ لاہور ہائی کورٹ میں لے کر گئے۔ معزز عدالت نے نئے ضوابط2016 پر عملدرآمد روک دیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز(الف)کا جواب دے دیا ہے کہ PMDCاس کی منظوری دیتا ہے۔ ایڈمیشن کے حوالے سے یہ بات بالکلtown talk of the ہے کہ 15 سے 25لاکھ underhandفی بچہ پرائیویٹ میڈیکل کالج Donation لیتے ہیں اور اس کی کوئی رسید نہیں دیتے اور کسی ریکارڈ میں وہamount نہیں آتی۔ یہ کالجز 15 سے 25لاکھ روپے لیتے ہیں اگر lower step 15لاکھ ہی رکھیں تو PMDCشروع میں بالعموم 100 بچے allow کرتا ہے تو at a single go15 کروڑ روپے کی خطیر رقم ownerکو مل جاتی ہے اور اس طرح پہلے سال میں ہی اس بلڈنگ کے پیسے پورے ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے سمیت اس ایوان کے بہت سارے ممبرز اس بات کوsecond and justify کریں گے۔ میں خود جب admissions کا وقت ہوتا ہے کئی میڈیکل کالجز میں فون کر کے ان سے گزارش کر رہا ہوتا ہوں کہ مہربانی کر کے اس رقم کو 25لاکھ سے کم کر کے 18 یا 20لاکھ روپے کر دیں۔ یہ تمام چیزیں حکومت کی ناک کے نیچے ہو رہی ہوتی ہیں اور سب کو نظر آرہا ہوتا ہے۔ جب اس طرح کا دھندہ ہو رہا ہوتا ہے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ جو سپروائزری ادارے ہیں ان کی اس میں ملی بھگت نہ ہوتی ہو لہٰذا میں اس بحث میں نہیں جاتا لیکن میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس practiceکو بند کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں اور ابھی یہ مجھے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کا حوالہ نہ دیں کیونکہ انہوں نے اپنے سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے؟ ڈیپارٹمنٹ نے اس کے لئے کیا منصوبہ بندی کی ہے کیونکہ پہلے تو انہوں نے پیسے لے کر ڈکار لئے اور supervisory body میں جس جس نے حصہ لینا ہو گا وہ بھی اس نے لے لیا ہو گا اور PMDC میں بھی یہی کاروبار ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ مجھے بتائیں کہ next yearمیں جو admissions ہوں گے اس میں یہ جوunderhand donation کا سلسلہ ہے اس پر بے شک یہ ایک کمیٹی بنا دیں۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بہتر تو یہ بات ہے کہ آپ پہلے میری بات سنیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جی، فرمائیں!

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! گزارش یہ ہے کہ اگر اس پر سپریم کورٹ نے suo motu لیا ہوا ہے تو پھر جو فیصلہ سپریم کورٹ کرے گی اس پر فیصلے کے مطابق ہم عملدرآمد کروادیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں جو گزارش کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے کہ سب کو اس چیز کی تکلیف ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ میری بات سماعت فرمالیں۔ گزارش یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی بھی اس حوالے سے ایک ذمہ داری بنتی ہے۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کبھی بھی یہ نہیں کہے گی کہ بچوں سے 15 سے 25 لاکھ روپے underhand donation لیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آئندہ ہونے والے داخلوں میں اس چیز کو روکنے کے لئے ڈیپارٹمنٹ نے کیا منصوبہ بندی کی ہے لہٰذا اس بارے میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب ذرا بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ اور UHS نے دو بار کوشش کی اور دو سال میں دونوں دفعہ ہائی کورٹ نے روک دیا تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ بڑا اہم ہے جس پر ڈاکٹر صاحب نے سوال کیا ہے۔ چونکہ یہ ادارہ PMDC وفاق سے منسلک ہے اور اس کی پالیسی وفاق سے آتی ہوتی ہے اس لئے حکومتِ پنجاب کا اس سے direct کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جب بھی ہم نے کوشش کی ہے تو ہمیں ہائی کورٹ نے روک دیا ہے۔ اس پر فی الحال سپریم کورٹ نے suo motu ایکشن لیا ہوا ہے تو جو بھی direction آئے گی اُس پر ہی عملدرآمد ہوگا۔

جناب سپیکر: چلیں، شاہ صاحب! آپ کے اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8532 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال اُن کے آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8797 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال اور بہاولپور شہر میں Incinerator کے لئے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*8797: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بی وی ایچ بہاولپور میں اور ایک دوسرا incinerator شہر میں لگائے جانے کا منصوبہ کب منظور ہوا اس کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں، یہ منصوبے کیوں زیر التواء ہیں کب تک یہ operative ہو سکیں گے؟

(ب) گزشتہ چار مالی سالوں میں محکمہ کو کس کس مد میں کتنا کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، تفصیل مالی سال وار فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) BVH بہاولپور میں ADP(scheme) کے تحت 10-2009 میں قائم کردہ Cardiology & Cardiac Surgery Block میں incinerator کا منصوبہ منظور ہوا۔ اس کے لئے چار کروڑ کا فنڈز مختص کیا گیا۔ اس ہسپتال میں incinerator نے کام شروع کر دیا ہے۔ ADP سکیم کے تحت cardiac centre اگلے دو ماہ میں فنکشنل ہو جائے گا۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!Incinerator وہ مشینری یاgadget ہے جس کے ذریعے سے ہسپتال کاinfected material جلایا جاتا ہے اور جراثیم وغیرہ کو ختم کیا جاتا ہے۔ یہ بہت ہی اہم چیز ہے جو اس طرح کے مقامات پر لگنی چاہئے۔BVH کے لئے2009-10 میںADP سکیم منظور ہوئی جس کے لئے انہوں نے کہا ہے کہ40 کروڑ روپے مختص کئے۔

جناب سپیکر!میں بہاولپور سے تعلق رکھتا ہوں۔ گورنمنٹ نے ایک کمیٹی بھیnotify کی جس کا مجھے نہیں پتا کہ کس نےnotify کی بہر حال وہ کمیٹی بہاولپور آئی اور مجھے بھیintimation آئی کہincinerator کے لئے کمیٹی بنائی گئی ہے لہٰذا آپ بھی اس کے ممبر ہیں۔ وہاں کے محکمہ تحفظ ماحول کے ڈسٹرکٹ آفیسر بھی اس کمیٹی کے ممبر تھے۔ میں نے اُن سے اور ایم ایس سے بھی رابطہ کیا کہ یہ کمیٹی بنی ہوئی ہے توincinerator کو لگانا چاہئے۔ وہ مجھے آئیں بائیں شائیں کرتے رہے کہ یہ ہو گیا، وہ ہو گیا لیکن ہم میٹنگ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ2009-10 کے اندرincinerator کا یہ پراجیکٹ آیا لیکن یہ کوئی راکٹ سائنس نہیں تھی جس کو یہ تعمیر کر رہے تھے؟ ابھی پچھلے دنوں سیکرٹری صاحب وہاں تشریف لے گئے تھے، وہاں جا کر ناراض بھی ہوئے اور اچھا ہوا کہ یہ وہاں پر خود گئے ہیں۔

جناب سپیکر!میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ2009-10 میں یہ منظور ہوا تو اب تک کن وجوہات کی بنیاد پر یہ منصوبہ چالو نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر!ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہincinerator ایک مشین ہے جس میں ہسپتال کے فضلہ کوdispose کیا جاتا ہے۔ اصل میں یہ منصوبہ کارڈیالوجی اور کارڈیک سرجری بلاک کا ایک حصہ تھا جس کے ساتھ ہی اس نے مکمل ہونا تھا۔ درمیان میں اس کو نصب کر لیا گیا تھا لیکن کچھ انتظامی وجوہات کی بنیاد پر---

جناب سپیکر: کیا وجوہات تھیں جس کی وجہ سے یہ late ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! انتظامی وجوہات تھیں۔ اگر وہاں پر ساری بلڈنگ تعمیر ہو رہی ہو اور باقی سارا کام operational نہ ہو تو وہاں پر صرف incinerator کا functional رہنا مشکل تھا۔ تقریباً دو ماہ تک کارڈیک بلاک مکمل operational ہو رہا ہے جس کا دو ماہ بعد افتتاح ہے تو میں چاہوں گا کہ ڈاکٹر صاحب بھی ہمارے ساتھ ضرور شامل ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں انشاءاللہ ضرور شامل ہوں گا اور اگر بلائیں گے تو میں ضرور آؤں گا۔ میں خود بھی چونکہ ڈاکٹر ہوں اور اسی ادارے کا پڑھا ہوا ہوں لیکن پارلیمانی سیکرٹری ٹیکنیکل آدمی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ آپ وہ مشین ضرور لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ چونکہ ٹیکنیکل آدمی نہیں ہیں اس لئے انہوں نے کارڈیک وارڈ کے ساتھ relate کر دیا ہے۔ اصل میں فضلہ وغیرہ کارڈیک کمپلیکس میں سے نہیں نکلنا بلکہ پورے ہسپتال کا یہ معاملہ ہے اور ایک عرصے سے یہ چیز تھی۔ ابھی بھی میں سمجھتا ہوں کہ پوری طرح وہ operative نہیں ہو سکا لہٰذا میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہر چیز لاہور نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! پھر وہی بات۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں سچی بات کر رہا ہوں۔ بات یہ ہے کہ ہم دُور بیٹھے ہیں اور نظر نہیں آتے اس لئے ہم چیختے ہیں کہ ہمارا صوبہ علیحدہ کر دیں تاکہ ہم اپنا نظام علیحدہ چلائیں۔ ہمارا بہاولپور صوبہ بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اس کا طریق کار ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بار بار قرارداد دیتا ہوں جسے آپ اسمبلی کے اندر آنے نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: جو اس کا طریق کار ہے وہ آپ اختیار کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! طریقہ یہی ہے کہ اگر ہمارا صوبہ بحال ہو جائے گا تو نظام بہتر ہو جائے گا۔ اتنا بڑا صوبہ تختِ لاہور سے نہیں سنبھلتا۔ پہلے یہ چیزیں دے دیتے ہیں لیکن اس کے بعد ان کو سنبھال نہیں پاتے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھ رہا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بس آخری بات یہ عرض کروں گا کہ کیا یہ اس بات کی یقین دہانی کرواتے ہیں کہ اب یہ incinerator بالکل operative ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! صوبہ اگر بڑا ہو گیا تو پھر کیا ہوا لیکن ڈاکٹر صاحب کو صوبے سے پیار کرنا چاہئے۔ باقی وہ incinerator fully functional ہے۔ سیکرٹری صاحب نے وہاں خود جا کر visit بھی کیا تھا۔ وہاں پر کوئی problem آ رہی تھی اس حوالے سے پولیس میں رپورٹ بھی کروائی گئی تھی۔ اب اس کا follow up کر رہے ہیں لہذا اب وہ مشین fully functional ہے۔ مزید کارڈیک بلاک بھی دو ماہ تک مکمل ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9019 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا وقفہ سوالات کے دوران تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

DR FARZANA NAZIR: On her behalf.

جناب سپیکر: جی، On her behalf سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9040 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: قائداعظم میڈیکل کالج میں پروفیسر کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9040: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور قائد اعظم میڈیکل کالج میں سرجری، میڈیسن، ای این ٹی فارما کالوجی اور کمری میڈیسن کے پروفیسرز موجود نہیں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میڈیکل کالج میں ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی بھی کمی ہے حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ اس وقت قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں سرجری کے شعبہ میں پانچ منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے تین پروفیسرز آف سرجری اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں سرجری کے ایک پروفیسر کو کالج ہذا میں بطور پرنسپل تعینات کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ میڈیسن کے شعبہ میں چار منظور شدہ اسامیاں ہیں جن پر چار پروفیسرز آف میڈیسن اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں، ای این ٹی اور کمیونٹی میڈیسن کی ایک ایک منظور شدہ اسامی ہے جس پر پروفیسرز تعینات ہیں۔

قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں فارما کالوجی کی دو منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے ایک پروفیسر آف فارما کالوجی تعینات ہے اور اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ عدالت میں سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب صوبہ کے تمام میڈیکل کالجز بشمول قائد اعظم میڈیکل کالج میں ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی خالی اسامیاں اسسٹنٹ پروفیسرز کو ترقیاں دے کر پر کر رہی ہے اور علاوہ ازیں ایڈہاک کی بنیاد پر بھی خالی اسامیاں پر کی جارہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال یہ کرنا چاہ رہی ہوں کہ Pharmacology subject is very important کیونکہ یہ third year کا subject ہے جس میں ساری میڈیسن

وغیرہ پڑھائی جاتی ہے۔ ان کا کب تک ارادہ ہے کہ وہاں پر پروفیسر کو تعینات کیا جائے گا اور تعینات کیوں نہیں کیا جارہا؟ پروفیسر کے نہ ہونے سے students کیسے پڑھیں گے اور اگر پڑھیں گے نہیں تو trained ڈاکٹر کیسے نکلیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ ایک specialist field ہے جس میں ڈاکٹروں کی قلت ہے۔ اس حوالے سے سیکرٹری صاحب نے خصوصی طور پر initiative لیا تھا جس کو fill کرنے کی کوشش بھی کی تھی۔ ہم ڈاکٹروں کو extra incentive بھی offer کررہے ہیں کہ وہاں پر جا کر join کریں تو ہم آپ کو مختلف الاؤنسز بھی دیں گے جو تنخواہ سے الگ ہوں گے۔ یہ تو کسی کے پسند کی بات ہے کہ وہاں پر کون ڈاکٹر جا کر join کرنا چاہے۔ حکومت کا کام یہ ہے کہ جو ڈاکٹر وہاں پر join کرنا چاہے تو اُس کو extra incentives دیئے جائیں لیکن مزید میں انشاءاللہ امید کرتا ہوں کہ جس طریقے سے ہمارے ڈاکٹروں کا رجحان بڑھ رہا ہے اور جونہی specialist ڈاکٹر مزید تیار ہوں گے تو future میں یہ خامیاں جلد ہی ختم ہو جائیں گی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ Pharmacology کا پروفیسر کب تعینات ہونا ہے؟ حکومت نے ایک incentive دیا ہوا ہے کہ Pharmacology or Urology کا پروفیسر ریٹائر ہو تو انہیں تین سال کے کنٹریکٹ پر رکھا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے کوئی اشتہار آیا ہے اور نہ ہی کوئی دیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے خود بارہا سیکرٹری ہیلتھ کو request کی ہے لیکن کچھ بھی اثر نہیں ہوا اور اصل میں کام کیا ہو رہا ہے؟ یہ تو کہانی ہے کہ ڈاکٹروں کو incentive دے دیا لیکن جب اخبار میں اشتہار ہی نہیں دینا تو آنا کس نے ہے؟ ڈاکٹر تیار ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے کوئی ad دیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحبہ کو ad دکھا دوں گا لیکن ابھی تو میرے پاس موجود نہیں ہے۔ یقیناً اس پر

incentives بھی دیئے گئے ہیں کیونکہ ڈاکٹر صاحبہ بالکل جانتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد تین سال کے لئے کنٹریکٹ پر رکھا جا سکتا ہے تو 65 سال کی عمر تک ہم پروفیسر حضرات سے services لے رہے ہیں۔ اس کے بعد ہم نے کہا ہے کہ اگر کوئی آنا چاہے تو ہم اُن کو رکھیں گے لیکن کوئی نہ آئے تو گھر جا کر اسے زبردستی لانا بہت مشکل ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اخبار میں ad ہی نہیں دی گئی اور میں بار بار کہہ رہی ہوں کہ کئی بار میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں بھی خود چکر لگا چکی ہوں۔ جب بھی جاتی ہوں تو بات کر کے آتی ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو پتا ہونا چاہئے کہ کوئی ad نہیں آئی۔ ہر ڈاکٹر جانے کو تیار ہے کیونکہ 60 سال کی عمر کا کون سا ڈاکٹر ہے جو وہاں نہیں جائے گا۔ لامحالہ یہاں job نہیں ملتی تو وہ پرائیویٹ میڈیکل کالج میں چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کب تک ad آجائے گی اس حوالے سے ان کو ذرا بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اس حوالے سے میں ڈاکٹر فرزانہ نذیر کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور ان کی جو بھی reservations ہوں گی انہیں انشاءاللہ تعالیٰ clear کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9308 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کوٹ خواجہ سعید ہسپتال میں برن یونٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9308: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور میں برن یونٹ نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت شمالی لاہور کی عوام کی مشکلات کے پیش نظر کوٹ خواجہ سعید ہسپتال میں برن یونٹ کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) یہ درست ہے کہ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں برن یونٹ نہ ہے۔ تاہم 20 فیصد تک جلے ہوئے مریضوں کے ابتدائی علاج معالجہ کی سہولت دستیاب ہے تاہم 20 فیصد سے زیادہ جلے ہوئے مریضوں کو ابتدائی علاج کے بعد میو ہسپتال اور جناح ہسپتال میں شفٹ کر دیا جاتا ہے۔ جہاں پر جدید برن یونٹ علاج کے لئے موجود ہے۔

(ب) گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں علیحدہ سے برن یونٹ بنانے کا منصوبہ نہیں ہے تاہم لاہور میں میو ہسپتال، جناح ہسپتال، چلڈرن ہسپتال میں سہولیات میسر ہیں مزید برآں جدید سہولیات سے مزین ایک برن ہونٹ یونٹ جناح ہسپتال کام کر رہا ہے زیادہ سیریس کیسز کو ضرورت پڑنے پر وہاں علاج کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے کوٹ خواجہ سعید ہسپتال واقع شمالی لاہور کے حوالے سے سوال کیا تھا کہ وہاں پر کوئی برن یونٹ نہیں ہے تو انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ برن یونٹ نہیں ہے اور نہ ہی بنانے کا یہ کوئی منصوبہ رکھتے ہیں۔ آپ کے علم ہے کہ شمالی لاہور بہت بڑی گنجان آبادی ہے اور اکثر ہم ٹی وی پر سنتے ہیں کہ وہاں پر آئے دن جلنے کے واقعات کی رپورٹنگ ہو رہی ہوتی ہے۔ میرا ایک simple سا سوال ہے کہ پورا شمالی لاہور اس وقت اورنج لائن ٹرین کے لئے اکھیڑا ہوا ہے جس پر اربوں روپے کے فنڈز لگائے جا رہے ہیں تو کیا اورنج لائن ٹرین وہاں کے لئے زیادہ ضروری ہے یا اس علاقے کے لئے برن یونٹ زیادہ ضروری ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ لاہور میں پہلے ہی جناح ہسپتال میں، میو ہسپتال میں ابھی recently سرجیکل ٹاور میں برن یونٹ شروع کیا گیا تھا جو کہ پہلے 12 بیڈز پر تھا جس کے بیڈز increase کئے گئے ہیں۔ اسی طرح چلڈرن ہسپتال میں بھی ہے اور شیخ زید ہسپتال میں بھی برن یونٹ کے حوالے سے سہولیات میسر

ہیں جبکہ جناح ہسپتال کے برن یونٹ سنٹر میں بہت بہترین سہولیات میسر ہیں۔ بات یہ ہے کہ بے شک پورے پنجاب سے 20 فیصد تک جلے ہوئے مریضوں کو ہر جگہ پر ہر ہسپتال میں طبی امداد ملتی ہے لیکن 20 فیصد سے زیادہ متاثرہ مریض کے لئے سپیشل برن سنٹرز ہیں جہاں پر انہیں علاج کے لئے رکھا جاتا ہے اور اس میں chances بہت کم ہوتے ہیں کہ وہاں سے مریض recover کر پائے۔ اس حوالے سے برن یونٹ بنانے کے لئے ایک بڑی huge amount چاہئے ہوتی ہے اور یہ ایسے ہی باتوں سے نہیں برن یونٹ بن جاتا بلکہ اس پر خزانے سے بہت بڑی رقم صرف ہوتی ہے۔ چونکہ already لاہور میں چار، پانچ ہسپتالوں میں چلنے والے برن یونٹس ہماری demand کو cater کر رہے ہیں۔ برن یونٹ میں پلاسٹک سرجنز بھی required ہوتے ہیں، وہاں پر بڑی hi-fi قسم کی High-Tec machines چاہئیں اور وہاں پر skilled بڑا specialist عملہ چاہئے ہوتا ہے۔ جیسے جیسے پیچھے سے عملہ بھی تیار ہو رہا ہے تو اس حوالے سے ہم برن یونٹ increase کرتے جائیں گے۔

جناب سپیکر: اگر خدانخواستہ at a time کوئی حادثہ ہو جائے تو جہاں جہاں پر برن یونٹس ہیں وہاں اتنی گنجائش ہے اور وہاں زیادہ سے زیادہ کتنے مریض آپ رکھ سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میو ہسپتال میں 91 بیڈز کا برن یونٹ ابھی بنا ہے تو اس طرح مل جل کر ایک time پر جلے ہوئے کوئی چار پانچ سو مریض لاہور شہر میں accommodate ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس کو بھی زیر غور رکھیں۔ اگر مستقبل میں کوئی آپ کے پاس فنڈز آ جائیں تو بنوا دیں کوئی حرج نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے huge amount کا کہا ہے تو اس وقت اورنج ٹرین کا ایک pillar ہے ناں، میں سمجھتی ہوں کہ اگر دو تین pillars جتنا خرچ کر دیا جائے تو بہترین برن یونٹ بن سکتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ ہسپتال کی بات کریں اس کی بات نہ کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں ہسپتال کی بات ہی کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جو اورنج لائن ٹرین بنا رہے ہیں وہ آپ کے فائدے کے لئے ہے اور آپ کے عوام کے فائدے کے لئے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے خود ہی یہ بات کی ہے کہ اس کے لئے بہت زیادہ خرچہ چاہئے ہوتا ہے جس کے لئے ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں تو میں نے اس سوال کا جواب ان کو دیا ہے۔ برن یونٹ کے لئے کوئی شک نہیں کہ ایک specialized equipment چاہئے ہوتی ہے اور specialized team چاہئے ہوتی ہے۔ ایک ideal standard کا برن یونٹ بنانے کے لئے 400 square feet کی جگہ پر 6 بیڈز کا ideal برن یونٹ بنتا ہے جس کے لئے جو ٹیم چاہئے ہوتی ہے اس میں ظاہر ہے کہ ایک پلاسٹک سرجن ہوتا ہے، ایک جنرل سرجن ہوتا ہے، ایک chest specialist ہوتا ہے، pediatricians ہوتے ہیں اور دو چار specialized training والی نرسیں ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی بھی ایسی requirement نہیں ہے جو پنجاب حکومت اپنے resources رکھتے ہوئے پوری نہیں کر سکتی؟

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ میں نے پارلیمانی سیکرٹری کو کہہ دیا ہے کہ وہ اس منصوبے کو زیر غور رکھیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جب اس علاقے کے اوپر اربوں روپیہ اورنج لائن ٹرین بنانے پر خرچ ہو رہا ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ وہ آپ ہی کے لئے خرچ ہو رہا ہے کسی کی ذات کے لئے نہیں ہو رہا۔ بلکہ تمام غریب عوام کے لئے خرچ ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہاں پر بھی غریب عوام نے ہی علاج کے لئے آنا ہے کیونکہ جو لوگ afford کر سکتے ہیں وہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں جاتے ہیں۔ جز (ب) میں انہوں نے کہا ہے کہ ہمارا برن یونٹ بنانے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے تو میری ان سے صرف request ہے کہ اس کو کم از کم اپنے منصوبے میں رکھ تو لیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو اپنے منصوبے میں ضرور رکھیں کیونکہ خدانخواستہ اگر ضرورت پیش آئے تو اس کے لئے رکھ لینا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! برن سنٹرز overburden نہیں ہیں جبکہ سڑکیں overburdened ہیں اور اورنج لائن ٹرین کی افادیت اپنی جگہ ہے جیسے انہیں میٹرو کی افادیت کا پتا چل گیا ہے تو یہ اور جگہوں پر بھی بنانے لگے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ انہیں اورنج لائن ٹرین کی بھی افادیت کا احساس ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9321 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9321: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور کے کتنے سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ قائم ہیں اور ان میں کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان ہسپتالوں میں بھی برن یونٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جہاں پہلے سے برن یونٹ قائم نہیں ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض):

(الف) اس وقت جناح ہسپتال لاہور، میو ہسپتال لاہور، چلڈرن ہسپتال لاہور اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں برن کے مریضوں کے لئے سہولیات میسر ہیں۔ ضلع لاہور میں جدید سہولیات سے مزین برن یونٹ جناح ہسپتال لاہور میں قائم کیا گیا ہے جو 6 ماڈولر آپریشن تھیٹرز اور 78 بیڈز پر مشتمل ہے۔ اس میں مریضوں کو مفت خدمات فراہم کی جا رہی ہیں۔ میو ہسپتال لاہور میں برن کے کے مریضوں کا علاج نئے تعمیر شدہ سرجیکل ٹاور میں کیا جا رہا ہے جو 33 بیڈز پر مشتمل ہے۔ اس سے پہلے برن کے مریضوں کا علاج 12 بیڈز پر مشتمل میو ہسپتال کے ایمرجنسی برن یونٹ میں کیا جاتا تھا۔ چلڈرن ہسپتال میں کوئی برن یونٹ نہیں ہے۔ تاہم مریضوں کا ابتدائی

علاج ایمر جنسی میں کرنے کے بعد میو یا جناح ہسپتال کو ریفر کر دیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ 20 بیڈز پر مشتمل پلاسٹک اور ریکنسٹر کٹو سر جری یونٹ بھی موجود ہے۔ شیخ زید ہسپتال میں 15 بیڈز پر مشتمل برن یونٹ مریضوں کو خدمات فراہم کر رہا ہے۔

(ب) حکومت ضلع کے مزید ہسپتالوں میں برن یونٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاہم ADP 2017-18 میں برن یونٹ قائم کرنے کی مزید کوئی سکیم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ کی تعداد سے متعلق میں نے تفصیلات پوچھی تھیں۔۔۔

جناب سپیکر: برن یونٹ کا تو انہوں نے پہلے جواب دے دیا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ لاہور سے متعلق ہے جبکہ انہوں نے اپنے علاقے کا پوچھا تھا۔ میں اس میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، لاہور علاقہ ان کا بھی ہے اور آپ بھی لاہور سے متعلقہ ہی پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! انہوں نے ایک مخصوص علاقے سے متعلق بات کی ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے تو جواب سارا ہی دے دیا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جی، جناب سپیکر! جواب انہوں نے دے دیا ہے جس کے اوپر میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔ ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا کہ چلڈرن ہسپتال میں برن یونٹ موجود ہے اور وہاں پر سہولیات میسر ہیں لیکن اسی کے جواب میں وہ آگے چل کر کہتے ہیں کہ چلڈرن ہسپتال میں کوئی برن یونٹ نہیں ہے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ ان کے جواب میں تضاد ہے اور دونوں میں بہت زیادہ contradiction ہے جس کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیوں اس طرح ہے؟ میرا سوال یہ ہے کہ کیا چلڈرن ہسپتال میں برن یونٹ بنانے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ چلڈرن ہسپتال میں سہولیات میسر ہیں۔ برن یونٹ specifically ایک برن یونٹ کے نام سے وہاں پر کوئی اس طرح نہیں ہے لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے بھی آپ نے بتایا کہ 20 فیصد متاثرہ مریضوں کو سہولت ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! اگر کوئی جلا ہوا مریض جائے تو اسے وہاں پر سہولیات میسر ہیں اور ایسے مریضوں کو وہاں پر deal کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پہلے بھی برن یونٹ کی ہی بات ہو رہی ہے۔ شمالی اور جنوبی لاہور اتنا زیادہ دور تو نہیں ہے کیونکہ آپ لاہور میں کہیں بھی ہوں ایک گھنٹے کے اندر اندر پورے لاہور میں جا سکتے ہیں۔ اس حوالے سے یہ کوئی اتنی سستی چیز نہیں ہوتی کہ ہر جگہ بنا دی جائے۔ محکمہ صحت میں اور بہت ضروری کام ہو رہے ہیں۔ یہ جلا ہوا معاملہ ابھی اتنا overburdened نہیں ہے اور اگر کبھی کہیں پر کوئی ایسا ناگہانی واقعہ ہو جائے تو اس وقت cater کرنے کے لئے ہسپتالوں میں ہمارے پاس سہولیات موجود ہیں لیکن ان کا سوال بھی جائز ہے۔ یہ ایک ideal situation کی بات کر رہی ہیں تو میری بھی خواہش ہے، آپ کی بھی خواہش ہے اور ہر پاکستانی کی بھی خواہش ہے کہ ideal situation ہو تاکہ ہر علاقے میں ہر سڑک کے اوپر برن سنٹر بھی ہو اور وہاں پر fully equipped ہسپتال بھی ہو۔ انشاء اللہ جس رفتار سے ہم نے ترقی کے اس راستے پر سفر شروع کیا ہے تو مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اگلے پانچ سالوں میں عوام دیکھیں گے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) اسی طرح کام کرے گی۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! لاہور شہر جس کی آبادی دس سے گیارہ کروڑ ہے تو ہمارے پاس برن یونٹ کے 126 بیڈز ہیں تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کافی ہیں۔ ہم آئے روز سنتے ہیں کہ یہاں پر آگ لگ گئی اور اتنے لوگ جل گئے، کیا آپ سمجھتے ہیں لاہور کے لئے 126 بیڈز کافی ہیں؟ میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جناح ہسپتال اور میو ہسپتال میں جو برن یونٹس کی completion ہوئی ہے اُس کا completion certificate آگیا ہے؟ اُس میں کتنے برن کیسز اب تک treat کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! ابھی جیسے محترمہ فرما رہی ہیں کہ کیا اتنے بیڈز کافی ہیں؟ میں نے عرض کیا ہے کہ ideal situation تو یہ ہے کہ ہر جگہ پر برن سنٹر موجود ہونے چاہئے لیکن ہماری پہلے سے ترقی کی رفتار تیز ہے ہم نے recently میو ہسپتال میں 91 بیڈ کا سرجیکل ٹاور برن سنٹر بنایا ہے۔ میں چاہوں گا وہاں پر محترمہ اُس کو دیکھ کر آئیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں دیکھ رہی ہوں انہوں نے لکھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! جناح ہسپتال میں 72 بیڈز fully functional ہیں اور 91 بیڈ میو ہسپتال میں ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! لاہور کی کتنی آبادی ہو گئی ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! 10 کروڑ تو ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! محترمہ کو آبادی کا ہی صحیح پتا نہیں ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے کہا 10 سے 11 کروڑ ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! محترمہ اپنی انفارمیشن update کر لیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! 11 اور 12 کروڑ میں کوئی اتنا فرق نہیں ہے لیکن پورے لاہور برن یونٹ کے حوالے سے 126 بیڈز ہیں میں سمجھتی ہوں بہت ناکافی ہیں یہ آپ کی ترجیحات میں نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! محترمہ کو کروڑوں کا فرق فرق ہی نظر نہیں آتا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ چونکہ کروڑوں میں زیادہ deal کرتے ہیں اس لئے ہمیں نہیں پتا۔ میرا دوسرا سوال جز(ب) سے ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہے کہ حکومت ضلع کے مزید ہسپتالوں میں برن یونٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن آگے چل کر یہ کہتے ہیں تاہم 2017-18 کے اے ڈی پی میں برن یونٹ قائم کرنے کی مزید کوئی سکیم نہیں ہے۔ آپ کیسے ارادہ رکھ سکتے ہیں جب آپ کے پاس کوئی سکیم ہی نہیں ہے، آپ کا کوئی پلان ہی نہیں ہے، آپ کے پاس کوئی پراجیکٹ ہی نہیں ہے؟ آپ نے اس کو بجٹ میں شامل ہی نہیں کیا تو آپ نے ارادہ کیسے کر لیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ فرزانہ نذیر صاحبہ! آپ پارلیمانی سیکرٹری کو بات کرنے دیں آپ کیا کر رہی ہیں؟ ایسے نہ کیا کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! وہ جواب ہی دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ جواب دے رہے ہیں آپ کیا کہہ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ already سارے ہسپتال جن کا میں نے نام لیا ہے اُن میں برن مریضوں کو دیکھا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جو 20 فیصد تک ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! 20 فیصد سے زیادہ والوں کے لئے بھی ہے جیسے میں میو ہسپتال کا بار بار بتا رہا ہوں کہ وہاں پر 91 بیڈز کا نیا ٹاور بنا دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ جو کام اے ڈی پی میں نہیں آئے وہ feasibility کی سٹیج پر ہوتے ہیں اُس پر research ہو رہی ہے، کام ہو رہا ہے ایسے نہیں ہے جیسے محترمہ کروڑوں کا فرق ڈالتے جا رہی ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا سوال بڑا simple سا تھا، میرا یہ سوال تھا کہ آپ نے کہا ہم ارادہ رکھتے ہیں جبکہ بجٹ نہیں دیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ وہ کہہ رہے ہیں کہ جو لاہور میں پہلے برن یونٹ بنے ہوئے ہیں وہ کافی ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا آخری سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں! آپ محترمہ کو ڈسٹرب نہ کریں۔ آپ اپنی سیٹ پر چلی جائیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہم ارادہ رکھتے ہیں تو یہ بتا دیں کہ ہسپتالوں میں برن یونٹ بنانے کا کیا معیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! عرض ہے کہ معیار میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ ہسپتالوں میں already کتنے مریض آ رہے ہیں، کیا وہ وارڈیں کھچا کھچ بھری ہوئی ہیں اور اُن کو علاج نہیں دیا جا رہا اور وہاں پر روزانہ کئی اموات ہو رہی ہیں جب ایسا کوئی معاملہ نہ ہو تو پھر اُس کی جگہ اُس حساب کی ہوتی ہے اگر بہت زیادہ ایمرجنسی نافذ ہو تو اُس کی feasibility report اور طرح کی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں کہوں گا محترمہ کو جو ہسپتال میں نے mention کئے ہیں وہ بیڈ گن کر اور دیکھ کر آئیں کہ وہاں پر مریض کتنے ہیں؟ اگر یہ اُن سے غیر مطمئن ہوئیں تو پھر ہم ان کو اگلی feasibility بھی show کروا دیں گے اور اُس کا سارا معیار بھی میں share کر دوں گا۔ اس حوالے سے محترمہ اپنی کوئی رائے دینا چاہتی ہیں تو یہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان کی سیکرٹری سے بھی ملاقات کروا دیتے ہیں۔

MR SPEAKER: Sorry, Question Hour is over now. Thank you.

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (جناب محمد حسّان ریاض): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

چنیوٹ: سپیشل بچوں کے سکولوں میں تدریسی عملہ کی کمی

اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8935: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع چنیوٹ کے سپیشل ایجوکیشن کے سکولوں میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی بہت کمی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت یہ کمی پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) سپیشل ایجوکیشن کے سکولوں میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) سپیشل ایجوکیشن سکول چنیوٹ کے لئے کون کون سی اسامیاں منظور کی گئی ہیں ان میں سے کتنی اسامیوں پر تاحال بھرتی نہیں کی گئی اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) جی ہاں! ضلع چنیوٹ میں سپیشل ایجوکیشن کے سکولوں میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی کمی ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ و دیگر اضلاع میں محکمہ خصوصی تعلیم کے اداروں میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے محکمہ نے عملی اقدامات اُٹھائے ہیں اور محکمہ نے پنجاب پبلک سروس کمیشن میں 255 اساتذہ کی بھرتی کے لئے requisition مورخہ 13۔ اپریل 2017 کو بھیجی۔ جس پر پنجاب پبلک سروس کمیشن میں اہل امیدواروں کے انٹرویوز کا سلسلہ جاری ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات وصول ہونے کے بعد جلد ہی بھرتی کا عمل مکمل کیا جائے گا۔

مزید برآں، غیر تدریسی عملہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ڈائریکٹوریٹ آف سپیشل ایجوکیشن پنجاب میں بھی بھرتی کا عمل جاری ہے اور جلد ہی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(ج) ضلع چنیوٹ میں محکمہ خصوصی تعلیم کے اداروں میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	تدریسی عملہ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد	50
	تدریسی عملہ کی کل پُرشدہ اسامیوں کی تعداد	25
	تدریسی عملہ کی کل خالی اسامیوں کی تعداد	25
2۔	غیر تدریسی عملہ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد	44
	غیر تدریسی عملہ کی کل خالی اسامیوں کی تعداد	20
	غیر تدریسی عملہ کی پُرشدہ اسامیوں کی تعداد	24

ادارہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع چنیوٹ میں محکمہ خصوصی تعلیم کے چار ادارے قائم ہیں جن میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 94 ہے جن میں سے 45 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ نے تدریسی عملہ کی 255 اسامیوں کی بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیج دی ہے اور انٹرویوز کا سلسلہ جاری ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات وصول ہونے کے بعد جلد ہی بھرتی کا عمل شروع ہو جائے گا۔

لاہور: چلڈرن ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*4161: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور کتنے وارڈز پر مشتمل ہے اور ہر وارڈز کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں بچوں کی کس کس بیماری کا علاج کیا جاتا ہے؟

(ج) اس ہسپتال کے سال 2011-12 اور 2012-13 کے اخراجات کی تفصیل مد وار بتائیں؟

(د) اس ہسپتال میں ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم ایل پی پر خرچ ہوئی اور ایل پی میں کون کون سی ادویات کس کس سٹور، فرم سے خرید کی گئیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور 35 وارڈ پر مشتمل ہے اور اس میں کل بستروں کی تعداد 1107 ہے تفصیل (Annexure A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چلڈرن ہسپتال میں مندرجہ ذیل شعبہ جات سے متعلق بچوں کی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔
General Paediatrics, Neonatology Cardiology, Gastroenterology, Intensive Care, Nephrology, Neurology Hematology Oncology, Developmental Paediatrics, Emergency Paediatrics, Endocrinology, Dermatology, Preventive Paediatrics, Child and Adolescent Psychiatry, Physical Medicine and Rehabilitation, General Paediatrics Surgery Orthopedics, Cardiovascular Surgery, Neurosurgery, Urology, ENT, Ophthalmology, Dentistry Orthodontics, Plastic & Reconstructive Surgery and Gynecology.

(ج) چلڈرن ہسپتال میں 12-2011 میں کل اخراجات۔-/508559069 روپے جبکہ 13-2012 میں -/588722226 روپے ہیں۔

(د) 12-2011 میں چلڈرن ہسپتال لاہور میں LP پر خرچ ہوئی رقم ۔/20244492 روپے ہے جبکہ 13-2012 میں۔/20818339 روپے ہے۔

چلڈرن ہسپتال میں موجود ماڈل فارمیسی بہترین کمپنیوں کی ادویات کم قیمتوں پر فروخت کرتی ہے لہذا بیشتر ادویات ماڈل فارمیسی سے LP کر کے فراہم کی گئی ہیں۔

لاہور: شیخ زید ہسپتال میں سرکاری ملازمین کو مفت سہولت دینے سے متعلقہ تفصیلات

*6653: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پنجاب حکومت کے سرکاری ملازمین کو شیخ زید ہسپتال میں مفت علاج معالجہ کی سہولت ہے؟

(ب) لاہور شیخ زید ہسپتال کی ایمرجنسی میں کل کتنے بیڈز ہیں، کیا اس میں خواتین و حضرات کو یکساں داخل کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت ایمرجنسی میں مرد وخواتین کے لئے بیڈز الگ الگ پارٹیشنز کر کے مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) شیخ زید ہسپتال، لاہور میں فی الحال وفاقی ملازمین کو مفت علاج معالجہ کی سہولیات دستیاب ہیں۔

(ب) شیخ زید ہسپتال، لاہور کی ایمرجنسی میں کل 45 بیڈز ہیں ایمرجنسی میں مرد وخواتین کو الگ الگ ان کے لئے مختص کردہ بیڈز پر داخل کیا جاتا ہے۔

(ج) شیخ زید ہسپتال، لاہور کی ایمرجنسی میں پہلے ہی سے مرد وخواتین مریضوں کے لئے الگ الگ کمروں میں بیڈز مختص ہیں۔

لاہور: پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں دل کے مرض کے علاوہ دیگر امراض کے علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

*8140: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں صرف دل کے مرض میں مبتلا خواتین وحضرات کا علاج کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مریض خواتین وحضرات میں کئی دوسری بیماریوں جیسے شوگر، گردوں وغیرہ میں بھی مبتلا ہوتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بیماریوں کے علاج کے لئے ان کو دوسرے ہسپتالوں سے رجوع کرنا پڑتا ہے کیونکہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں دل کے سوا کوئی دوسرے مرض کے معالج کی اسامی موجود نہیں؟

(د) کیا حکومت PIC، لاہور میں دل کے ساتھ دوسرے بیماریوں جیسے شوگر، گردوں وغیرہ کے ڈاکٹرز کی اسامیاں تخلیق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک،اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) کسی بھی مریض کو ایک وقت میں ایک سے زیادہ بیماریاں ہو سکتی ہیں۔

(ج) دل کے مرض میں مبتلا مریضوں کا علاج پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں کیا جاتا ہے جبکہ باقی بیماریوں کے لئے حکومت پنجاب کے قائم کردہ دیگر کئی ہسپتال موجود ہیں۔

(د) جیسا کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور کے نام سے ظاہر ہے کہ یہ ادارہ دل کے مریضوں کے علاج کے لئے ہے اور دیگر بیماریوں کے لئے لاہور میں حکومت پنجاب کے قائم کردہ کئی ہسپتال موجود ہیں جہاں پر ان امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں گاڑیاں اور ایمبولینس سے متعلقہ تفصیلات

*8532: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کتنی گاڑیاں اور ایمبولینس کن کن کے زیر استعمال ہیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کب اور کتنی لاگت سے خرید کی گئیں اور منظوری کس اتھارٹی نے دی؟

(ج) ان گاڑیوں کے سال 2014-15 اور 2015-16 کے پٹرول / مرمت کی مد میں کتنے کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) 2014-15اور2015-16اس ہسپتال میں کون کون ٹرانسپورٹ آفیسر تعینات رہے؟

(ہ) ان ٹرانسپورٹ آفیسرز نے سال2014-15اور2015-16 کے دوران گاڑیوں کی مرمت و پٹرول کی مد میں کتنی کتنی رقم خرچ کی اور کتنا کتنا ٹی اے/ڈی اے وصول کیا سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) ان گاڑیوں کی مرمت/پٹرول و دیگر مدات میں ہونے والے اخراجات کے بارے میں پچھلے دو سالوں کا آڈٹ ہوا اگر ہاں تو اس کی رپورٹ پیش کریں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اس وقت سروسز ہسپتال لاہور میں ٹوٹل بارہ گاڑیاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. Honda Cityماڈل2007 میڈیکل سپرنٹنڈنٹ(BS-20)کے لئے
2. Suzuki Cultusماڈل2001 چیف نرسنگ سپرنٹنڈنٹ(BS-20)کے لئے
3. Suzuki Cultusماڈل2005ڈائریکٹر فنانس(BS-19)کے لئے
4. کیری ڈبہ Suzuki Bolan ماڈل 1999 جنرل ڈیوٹی، Advisor AMS/DMS/Legal اور دیگر سٹاف مختلف میٹنگ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔
5. ایک عدد جیپSuzuki Potoharماڈل1989 سکائٹری کے مریضوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔
6. ایک عدد لوڈر Masterماڈل 2008 ڈالا جو آکسیجن کے سلنڈر لانے اور لے جانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
7. چھ ایمبولینس ہیں ایک ایمبولینس شٹل ڈیوٹی ایمرجنسی سے نیو او پی ڈی کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔
8. باقی پانچ ایمبولینس صرف مریضوں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ سال2014-15 میں ہسپتال کے پاس آٹھ اضافی گاڑیاں تھیں جن میں سے تین ایمبولینس سنٹرل پول ریسکیو1122 میں جا چکی ہیں اور پانچ گاڑیاں ناکارہ ہو چکی ہیں۔

(ب) آخری مرتبہ 2008 میں تین گاڑیاں خریدی گئیں جو بورڈ آف مینجمنٹ کی منظوری سے خریدی گئیں اور2008 سے آج تک کوئی بھی گاڑی نہیں خریدی گئی۔ باقی ماندہ9 گاڑیاں 2008 سے

پہلے کی ہیں جو قانون کے مطابق جملہ ضابطہ کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد خرید کی گئیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان گاڑیوں کے پٹرول /ڈیزل کے لئے سال15۔2014میں مبلغ 4200500روپے خرچ ہوئے اور سال16۔2015 میں مبلغ۔/3746000 روپے خرچ ہوئے ۔ ان گاڑیوں کی مرمت کی مد میں سال15۔2014میں779639 روپے اور سال16۔2015میں 649025 روپے خرچ ہوئے۔

(د) سال15۔2014 اور16۔2015 میں ڈاکٹر محمد معظم، ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈ نٹ ٹرانسپورٹ آفیسر تعینات رہے۔

(ہ) جیسا کہ جز(ج) میں بیان کیا گیا ہے مزید یہ کہ اس دوران کسی بھی آفیسر نے کوئی ٹی اے / ڈی اے وصول نہیں کیا۔

(و) ہاں! اس دورانیہ کا آڈٹ ہو چکا ہے۔ گاڑیوں کے متعلقہ کوئی بھی آڈٹ پیرا نہیں ہے۔

ڈیرہ غازی خان کے ہسپتالوں میں سی ٹی سکین مشین اور ایکسرے مشین سے متعلقہ تفصیلات

*9019: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سپشلائز ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے سرکاری ہسپتالوں میں موجود trauma center میں سٹی سکین مشین، ایکسرے مشین موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے سرکاری ہسپتال میں متذکرہ مشینیں موجود ہونے کے باوجود مریضوں کو ملتان ریفر کر دیا جاتا ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے سرکاری ہسپتالوں میں سٹی سکین مشین اور ایکسرے مشین کو چلانے والا ٹیکنیشن موجود نہیں ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں موجود سٹی سکین اور ایکسرے مشینیں خراب ہونے کی صورت میں ٹیکنیشن لاہور سے منگوائے جاتے ہیں حکومت اس سلسلہ میں کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے سرکاری ہسپتال میں موجود trauma centre میں سٹی سکین اور ایکسرے مشین موجود ہیں۔ اس کے علاوہ تین الٹرا ساؤنڈ اور دو ایکسرے کی مشینیں ہسپتال میں موجود ہیں۔ مریضوں کی سہولت کے لئے سی ٹی سکین مشین کا جنریٹر سے کنکشن ہے جو کہ بجلی جانے کی صورت میں مشین کا عمل جاری رہتا ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ مریضوں کو سٹی سکین اور ایکسرے کے لئے ملتان ریفر کیا جاتا ہے۔ بلکہ مریض کی حالت زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ ریفر کر دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے ، بلکہ ٹیچنگ ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں Round the Clock سٹی سکین اور ایکسرے مشین چلانے والا ٹیکنیشن موجود ہوتا ہے اور ایکسرے مشین اور سی ٹی سکین والے ٹیکنیشنز کے ڈیوٹی روسٹر کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہیں ہے، بلکہ سٹی سکین اور ایکسرے مشین خراب ہونے کی صورت میں ٹیکنیشن ملتان سے بلوائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بائیو میڈیکل انجینئر کے مشورے پر لاہور سے بھی انجینئر بلوائے جاتے ہیں۔ سالانہ کارکردگی رپورٹ ٹراما سنٹر ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ڈیرہ غازی خان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نشتر ہسپتال ملتان میں بیڈز اور ڈاکٹروں کی کمی سے متعلقہ تفصیلات

*9431: بیگم خولہ امجد: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نشتر ہسپتال ملتان کے ایمرجنسی وارڈز میں 36 بیڈز کی سہولت جبکہ مریضوں کی تعداد روزانہ 80 سے زیادہ ہوتی ہے اور ڈاکٹروں کی تعداد بھی کم ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایمرجنسی کا سامان مکمل نہیں اور سٹریچر کی بھی کمی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نشتر ہسپتال ملتان کے وارڈز میں موسم گرما میں AC خراب رہنے کی وجہ سے مریضوں کو مشکلات کا سامنا رہتا ہے اور ہسپتال میں وارڈز بوائے صرف 6 موجود ہیں؟

(د) کیا حکومت نشتر ہسپتال ملتان کے درج بالا مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ہ) نشتر ہسپتال ملتان کو سالانہ کتنا فنڈ مہیا کیا جاتا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ایکسیڈنٹ اینڈ ایمرجنسی وارڈ میں روزانہ اوسطاً 1200 سے 1300 مریض آتے ہیں۔ ایمرجنسی میں 123 بیڈز ہیں جبکہ ڈاکٹرز کی تعداد گورنمنٹ کی دی ہوئی Strength Sanctioned کے مطابق ہے۔

(ب) نشتر ہسپتال ملتان کی ایکسیڈنٹ و ایمرجنسی وارڈ میں تمام سامان مکمل اور کارآمد ہے اور ایمرجنسی میں 72 سٹریچرز اور 65 ویل چیئرز ہیں۔

(ج) نشتر ہسپتال ملتان کے تمام وارڈوں میں 234 فلور سٹینڈنگ کیبنٹ ACs نصب کئے گئے ہیں جو کہ مکمل طور پر کارآمد ہیں۔ اس کے علاوہ Split ACs 1045 نصب ہیں جو کارآمد ہیں اور وارڈ بوائے کی تعداد نشتر ہسپتال کی Sanctioned Strength کے مطابق ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ نشتر ہسپتال ملتان میں اگر کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو اس کو حکومت پنجاب فوری حل کرنے کے لئے کوشاں رہتی ہے۔

(ہ) نشتر ہسپتال ملتان کو مالی سال 18-2017 میں 4,164,959,000 روپے کے فنڈز مہیا کئے گئے۔

ساہیوال ڈی ایچ کیو 17-2016 کا بجٹ اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*9445: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں 17-2016 میں کتنا ڈویلپمنٹ بجٹ خرچ کیا گیا اور کس کس مد میں خرچ کیا گیا، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں کچھ بجٹ equipment کے لئے بھی خرچ کیا گیا یا نہیں، اگر ہاں تو خریدے گئے تفصیل خریداری equipment کے بارے میں بتایا جائے؟

(ج) ڈی ایچ کیو ہسپتال میں رحمت اللہ وارڈ جو دل کے مریضوں کے لئے ہے میں ہارٹ سے متعلقہ تمام سہولیات موجود ہیں اگر ہیں تو تفصیلات بتائی جائیں مزید جس equipment کی ضرورت ہے ان کے بارے میں بھی بتایا جائے؟

(د) حکومت کب تک اس ہسپتال کی مسنگ فیسلیٹیز کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں ہیں نیز کتنی خالی پڑی ہیں اور حکومت ان اسامیوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں 17-2016 کا ڈویلپمنٹ بجٹ 564.19 ملین خرچ کیا گیا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! Equipment خریدنے کے لئے (M)564.19 خرچ کیا گیا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام سہولیات موجود ہیں۔ کیتھ لیب نہ ہے جو کہ PC-1 میں شامل ہے۔

(د) حکومت پنجاب محکمہ صحت ہسپتال ہذا میں missing facilities مہیا کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہے اور اس مالی سال 18-2017 کے اختتام تک یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

(ہ) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی کل تعداد 27 ہے۔ جن میں سے 16 سپیشلسٹ ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اور 11 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ حکومت پنجاب محکمہ صحت کی بھرپور کوشش ہے کہ ان اسامیوں کو جلد از جلد پر کیا جائے جس کے لئے کارروائی جاری ہے۔

گجرات: عزیز بھٹی ہسپتال میں بیڈز اور مریضوں سے متعلقہ تفصیلات

*9450: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں روزانہ کتنے مریض out door میں آتے ہیں اور کتنے in door علاج کرواتے ہیں؟

(ج) اس کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں اور کتنے ڈاکٹرز تعینات ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں مزید بیڈز اور بلاک کی تعمیر کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ہ) اس ہسپتال کی مسنگ فیسیلٹیز کب تک حکومت فراہم کرے گی؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات 492 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) آؤٹ ڈور میں روزانہ اوسطاً 1800 مریض آتے ہیں اور ان ڈور میں اوسطاً 80 مریض آتے ہیں۔

(ج) ایمرجنسی 55 بیڈز پر مشتمل ہے جو کہ 492 بیڈز کے علاوہ ہیں۔ اس میں ایکسرے، الٹراساؤنڈ، سی ٹی سکین، ای سی جی، پیتھالوجی لیب، میڈیسن سٹور، آپریشن تھیٹر، آئی سی یو اور ڈائیلسز کی سہولیات میسر ہیں اور 31 ڈاکٹرز تعینات ہیں۔

(د) مزید دو بلاک زیر تعمیر ہیں جن کا تعمیراتی کام تقریباً 90 فیصد تک مکمل ہو گیا ہے۔ جہاں پر میڈیسن، سرجری، گائنی اور آئی کے وارڈز میں کام شروع ہو جائے گا۔

(ہ) ابھی تک ہسپتال انتظامیہ کی طرف سے کوئی demand موصول نہیں ہوئی۔ اس اثناء میں تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کو مراسلہ ارسال کر دیا گیا ہے کہ اگلے مالی سال کی ضروریات فراہم کریں۔

گجرات: سرکاری ہسپتالوں کے بجٹ اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9451: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات شہر میں کتنے سرکاری ہسپتال کتنے کتنے بیڈ زپر مشتمل ہیں؟

(ب) ان کے سال 17-2016 اور 18-2017 کے بجٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان ہسپتال میں کتنی اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) ہسپتالوں میں کون سی مشینری موجود ہے اور کتنی خراب ہے اور مزید کس کس مشینری کی ضرورت ہے؟

(ہ) ان ہسپتال میں کون کون سی مسنگ فیسلیٹیز ہیں اور یہ مسنگ فیسلیٹیز کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ضلع گجرات میں سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت گورنمنٹ عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات کام کر رہا ہے جس میں وارڈز اور ایمرجنسی میں بیڈ کی تعداد 547 ہے۔

(ب) بجٹ کی تفصیل بطور جز (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل بطور جز (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل بطور جز (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مسنگ فیسلیٹیز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ابھی تک ہسپتال انتظامیہ کی طرف سے کوئی demand موصول نہیں ہوئی۔ اس اثناء میں تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کو مراسلہ ارسال کر دیا گیا ہے کہ اگلے مالی سال کی ضروریات فراہم کریں۔

فیصل آباد میں ہسپتالوں کے لئے پینے کے صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*9475: ڈاکٹر نجمہ افضل خان: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع فیصل آباد میں موجودہ حکومت کے زیر انتظام ہسپتالوں میں پینے کے لئے صاف پانی کی سہولت موجود ہے؟

(ب) کیاان ہسپتالوں میں پینے کا پانی باقاعدگی سے لیبارٹری سے ٹیسٹ کروایا جاتا ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) جی ہاں!ضلع فیصل آباد کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں پینے کے لئے صاف پانی کا انتظام ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

جی ہاں!ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں مختلف جگہوں پر واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل یوں ہے دوعدد RO Plants جن کی کیپسٹی 2 ٹن ہے اور ان کے ساتھ دو چلرز پانی کو ٹھنڈا کرنے کے لئے لگائے گئے ہیں اور 01عدد RO Plant ایک ٹن کیپسٹی کا ہے جس کے ساتھ تین چلرز لگے ہوئے ہیں جو کہ پانی کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔ تمام RO پلانٹ کے ساتھ پانی کی TDS دیکھنے کے لئے میٹر لگائے گئے ہیں۔

گورنمنٹ جنرل ہسپتال، غلام محمد آباد فیصل آباد کی تفصیل:

جی ہاں! گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد فیصل آباد میں پینے کے لئے صاف پانی کی سہولت موجود ہے اور ایک RO پلانٹ جس کی کپیسٹی دو ہزار لیٹر فی گھنٹہ ہے اور اس کے ساتھ دو چلرز لگے ہوئے ہیں۔ جبکہ پانی کا لیبارٹری ٹیسٹ واسا کی لیبارٹری سے ہر ماہ کروایا جاتا ہے۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

جی ہاں!الائیڈ ہسپستال فیصل آباد میں مریضوں کے پینے کے لئے پینے کے صاف پانی کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ہسپتال میں دوعدد ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے گئے ہیں جن کی کپیسٹی ایک ہزار لیٹر فی گھنٹہ ہے اور اس کے ساتھ دوعدد چلرز پانی ٹھنڈا کرنے کے لئے لگائے گئے ہیں جس سے مریضوں کو اوران کے لواحقین کو میٹھے پانی کی سہولت مہیا کی جارہی ہے۔

(ب) جی ہاں! پینے کے پانی کا باقاعدہ ٹیسٹ کیا جاتا ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

جی ہاں! واٹر فلٹریشن پلانٹس ہسپتال میں لگائے گئے ہیں۔جن کی Total dissolved) solids(TDS ہر ماہ کروائی جاتی ہے تاکہ مریضوں کو صاف اور معیاری پانی میسر ہوتا رہے۔

گورنمنٹ جنرل ہسپتال، غلام محمد آباد فیصل آباد کی تفصیل:

جنرل ہسپتال غلام محمد آباد فیصل آباد میں پینے کا صاف پانی واسا فراہم کرتا ہے جو باقاعدگی سے واسا ریسرچ لیبارٹری فیصل آباد سے ٹیسٹ کروایا جاتا ہے۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

جی ہاں! الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں مریضوں کے پینے کے پانی کا باقاعدگی سے لیبارٹری ٹیسٹ کروایا جاتا ہے۔

فیصل آباد کے ہسپتالوں میں بیڈز اور مریضوں کے لئے سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*9476: **ڈاکٹر نجمہ افضل خان:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد کے ہسپتالوں میں میڈیکل اور سرجیکل ایمرجنسی میں بستروں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مریضوں کے Overflow کی وجہ ان کو بیڈ حاصل کرنے میں دشواری ہوتی ہے اور کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض اوقات مریض اسٹریچر پر ڈال کر یا ایک بیڈ پر دو مریض ڈال کر علاج شروع کر دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس مسئلے کے حل کے لئے بستروں میں اضافے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(د) مریضوں کی accident کیسز جو دوسری جگہوں سے بھی refer ہو کر آتے ہیں اور سرجیکل ایمرجنسی میں ہی لائے جاتے ہیں بہت بڑی تعداد refer ہونے کے باعث کیا فیصل آباد میں "trauma center" بنانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ضلع فیصل آباد میں ٹیچنگ ہسپتالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں ایمر جنسی بلاک ،COD28 بیڈز، میڈیکل ایمر جنسی 55 بیڈز، سرجیکل ایمر جنسی 40 بیڈز اور آرتھوپیڈک ایمر جنسی 50 بیڈز پر مشتمل ہے۔ٹوٹل ایمر جنسی بلاک میں بیڈز کی تعداد 173 ہے۔

الائیڈ ہسپستال فیصل آباد کی تفصیل:

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی میڈیکل اور سرجیکل ایمر جنسی میں بستروں کی تعداد درج ذیل ہے۔

میڈیکل ایمر جنسی 50 بیڈز

سرجیکل ایمر جنسی 55 بیڈز

ٹوٹل 105 بیڈز

جس سے میڈیکل اور سرجیکل ایمر جنسی میں علاج معالجہ کی سہولت 24 گھنٹے فری سہولت موجود ہے۔

گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد کی تفصیل:

گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد فیصل آباد میں میڈیکل اور سرجیکل ایمر جنسی میں بستروں کی تعداد پچاس ہے۔

(ب) ناگہانی صورتحال میں مریض کی جان بچانے کے لئے اور اسے فوری طبی امداد مہیا کرنے کے لئے مریض کو سٹریچر پر ہی طبی امداد مہیا کرنی شروع کر دی جاتی ہے۔اس کے علاوہ خالی بیڈ نہ ہونے پر کسی کو انکار نہیں کیا جاتا اور بیڈ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے فولڈنگ بیڈ اور ایکسٹرا بیڈ مہیا کئے جاتے ہیں۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد جو کہ فیصل آباد کے درمیان میں واقع ہے، یہاں مریضوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ حکومت پنجاب محکمہ صحت کی ہدایات کے مطابق فولڈنگ بیڈز / ایکسٹرا بیڈز لگائے گئے ہیں۔ جن پر ایکسٹرا مریضوں کو ڈالا جاتا ہے۔ کسی کو بیڈ کی وجہ سے کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی میڈیکل اور سرجیکل ایمرجنسی میں زیادہ مریض آنے کی صورت میں الگ الگ Overflow Bay بنائی ہوئی ہیں۔ موجودہ حالات میں مریضوں کو الگ الگ بیڈ پر بہترین طبی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں لیکن بعض اوقات کسی ناگہانی حادثے کی صورت میں مریضوں کے زیادہ رش اور فوری طبی امداد فراہم کرنے کے لئے ایکسٹرا اور فولڈنگ بیڈز لگائے جاتے ہیں۔

گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد کی تفصیل:

مریضوں کو بستر حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ ہر مریض کو علیحدہ بستر فراہم کیا جاتا ہے۔ البتہ ناگہانی صورت حال میں مریض کی جان بچانے کے لئے اور فوری طبی امداد فراہم کرنے کے لئے اس کا علاج سٹریچر پر ہی شروع کر دیا جاتا ہے اور ساتھ ہی اسے علیحدہ بستر پر شفٹ کر دیا جاتا ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب بستروں کی تعداد بڑھانے کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ ہسپتالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں ایک ڈویلپمنٹ سکیم پر کام ہو رہا ہے۔ اس سکیم میں مختلف وارڈوں کے لئے نئے یونٹس شامل ہیں۔ جن میں بیڈز کی تعداد 120 ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ مریضوں کو یہاں ایڈجسٹ کیا جائے۔

االائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

جی ہاں! مریضوں کے رش کی وجہ سے حکومت مستقبل میں نئی وارڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی تعداد میں اضافے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل

فیصل آباد میں جو مریض ایکسیڈنٹ ہونے کے بعد ریفر کئے جاتے ہیں ان کو سرکاری سطح پر Treatment دی جاتی ہے اور اس سلسلے میں سرجیکل ایمرجنسی وارڈ میں ٹراما سنٹر بنانے پر غور کیا جارہا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں ایک ایمرجنسی بلاک ہے جس میں سرجیکل ایمرجنسی ، میڈیکل ایمرجنسی اور آرتھوپیڈک ایمرجنسی اورCOD وارڈز شامل ہیں۔جو مریض ان شعبہ سے تعلق رکھتے ہوں ان کا علاج یہاں ہی کیا جاتا ہے۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

جی ہاں! الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی سرجیکل ایمرجنسی وارڈ میں ٹراما سنٹر بنانے کا ارادہ / معاملہ زیر غور ہے۔

راولپنڈی: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں وارڈ، بیڈز اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9528: **محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال راولپنڈی کتنے وارڈ اور بیڈ زیر مشتمل ہے؟

(ب) مالی سال 16-2015 اور 17-2016 میں اس ہسپتال کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سے طبی مشینری اور آلات خریدے گئے؟

(د) اس وقت اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری کب سے خراب ہے اور یہ کب تک ٹھیک کروا دی جائے گی؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راولپنڈی 18 وارڈ اور 453 بیڈ زیر مشتمل ہے۔

(ب) مالی سال16۔2015اور17۔2016 میں اس ہسپتال کے لئے مندرجہ ذیل رقم مختص کی گئی:

مالی سال16۔2015برائے تنخواہ376,568,764برائے دیگر اخراجات281,184,916

مالی سال17۔2016برائے تنخواہ421,499,000برائے دیگر اخراجات450,554,425

(ج) مالی سال16۔2015 اور17۔2016 میں مندرجہ ذیل رقم طبی مشینری اور آلات خریدے گئے:

مالی سال16۔2015رقم مختص2,500,000رقم خرچ2,484,030

مالی سال17۔2016رقم مختص4,820,000رقم خرچ4,805,231

(د) تمام مشینری ٹھیک کام کر رہی ہے۔جو بھی وقتاً فوقتاً خراب ہوتی ہے ٹھیک کروالی جاتی ہے۔

ملتان:نشتر ہسپتال کے آئی سی یو میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9561: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سپیشلائز ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نشتر ہسپتال ملتان کا میڈیکل آئی سی یو اور نیورو وارڈ نمبر14 کا آئی سی یو کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان میں کتنے وینٹی لیٹر اور کون کون سی طبی مشینری موجود ہے کتنی چالو حالت میں ہے؟

(ج) ان کے سال17-2016اور18-2017کے اخراجات کتنے ہیں اور کس کس مد میں ہیں؟

(د) ان میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں کتنے کا علاج کیا جاتا ہے اور کتنے مریضوں کو بیڈز کی کمی یا مشینری یاناکافی سہولیات کی بناء پر واپس پرائیویٹ ہسپتالوں میں داخل ہونا پڑتا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) نشتر ہسپتال ملتان کا آئی سی یو وارڈ 26 بیڈز پر مشتمل ہے جبکہ نیورو سرجری وارڈ نمبر 14 کا آئی سی یو17بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) نشتر ہسپتال میں40وینٹی لیٹرز موجود ہیں جن میں سے 26 مکمل طور پر کار آمد ہیں جبکہ 14وینٹی لیٹرز کیrepair کا کام جاری ہے۔اس کے علاوہ انستھیزیا مشینیں،کارڈیک مانیٹر، ای سی جی مشینیں،ڈی فبریلیٹراور سکر مشینیں ہیں جو کہ مکمل طور پر کارآمد ہیں۔

(ج) گزشتہ مالی سال17۔2016 میں نشتر ہسپتال ملتان کے میڈیکل آلات کی مرمت کی مد میں16.893 ملین روپے خرچہ کیا جبکہ موجودہ مالی سال18۔2017میں اسی مد میں16 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں لہٰذا رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) نشتر ہسپتال کے آئی سی یو وارڈز میں بیڈز کی تعداد کے مطابق مریضوں کو داخل کیا جاتا ہے۔نشتر ہسپتال سے کسی بھی مریض کو پرائیویٹ ہسپتالوں میں نہیں بھیجا جاتا۔

سیالکوٹ شہر کے ہسپتالوں میں ایم آر آئی اور سی ٹی سکین مشین کی تعداد

اوران کی مرمت کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9570: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر کے کس کس ہسپتال میں ایم آئی آر اور سی ٹی سیکن مشین کتنی تعداد میں ہیں؟

(ب) یہ کب، کتنی لاگت سے خرید کی گئی تھیں؟

(ج) ان میں سے کتنی خراب ہیں؟

(د) ان سے کتنے مریض روزانہ مستفید ہو رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان ہسپتالوں میں مزید سی ٹی سکین مشین اور ایم آئی آر مشین فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(و) ان مشینوں کے سال2016-17اور2017-18کے اخراجات مرمت /Maintenance کتنے کتنے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سیالکوٹ میں دو سرکاری ہسپتال گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال اور علامہ اقبال میموریل ہسپتال موجود ہیں۔ایک عدد ایم آئی آر اور ایک عدد سی ٹی سکین مشین پرائیویٹ طور پر Citizen Community Boardنے علامہ اقبال میموریل ہسپتال کےcentre traumaمیں لگائی ہیں۔

(ب) یہ مشین گورنمنٹ نے خرید نہیں کی ہے۔

(ج) جز(الف) میں درج مشینیں درست طور پر کام کر رہی ہیں۔

(د) Citizen Community Board (CCB) کی طرف سے لگائی گئی مشینوں سے روزانہ تقریباً50سے زیادہ مریض ایم آئی آر اور سی ٹی سکین، کی سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ہ) حکومت پنجاب نے قیمتی اور جدید مشینوں کی فراہمی کے لئےPlacement-Modelکے تحت پرائیویٹ سیکٹر سے خدمات / سروس کے حصول کے لئے ٹینڈر طلب کر رکھے ہیں۔اس منصوبے کے تحت سات عدد سی ٹی سکین اور سات عدد ایم آئی آر مشینیں ہسپتالوں بشمول علامہ اقبال میموریل میں لگائے جانے کا منصوبہ ہے۔

(و) کیونکہ یہ مشینیں سرکاری طور پر نہیں لگائی گئی ہیں اس لئے ان کی مرمت اور maintenance کا کوئی بجٹ مختص نہیں ہے۔

پنجاب ہیلتھ فاؤنڈیشن کے ملازمین کو کنفرم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9590: جناب محمد وحید گل: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ہیلتھ فاؤنڈیشن میں عرصہ 25 سال سے ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے ملازمین کو لیبر کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلوں کے باوجود ریگولر نہیں کیا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ لیبر کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلوں کے باوجود ڈیلی ویجز ملازمین کو ریگولر نہیں کیا گیا۔

(ب) پنجاب ہیلتھ فاؤنڈیشن نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر رکھی ہے جس کی تاریخ آنا اور فیصلہ ہونا باقی ہے جس کے مطابق ڈیلی ویجز ملازمین کی بابت کارروائی کی جائے گی۔

گجرات: عزیز بھٹی ہسپتال میں ڈاکٹرز کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیلات

*9616: میاں طارق محمود: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ہسپتال ڈی ایچ کیو گجرات میں اس وقت کتنی لیڈی ڈاکٹر کس کس عہدہ اور گریڈ میں کس کس وارڈ میں فرائض سر انجام دے رہی ہیں؟

(ب) کون کون سی لیڈی ڈاکٹر رخصت پر کب سے ہیں اور کتنی اسامیاں لیڈی ڈاکٹرز کی عہدہ اور گریڈ وار خالی ہیں؟

(ج) کون کون سی لیڈی ڈاکٹرز کس کس پرائیویٹ ہسپتالوں میں پرائیویٹ پریکٹس کرتی ہیں ان کے نام اور عہدہ بتائیں کیا انہوں نے باقاعدہ پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت حکومت سے لی ہے؟

(د) کون کون سی لیڈی ڈاکٹر غیر قانونی طور پر پرائیویٹ پریکٹس کرتی ہیں؟

(ہ) گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اس میں تعینات ڈاکٹرز اور نرسز کی تفصیل دی جائے نیز کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور ان کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) عزیز بھٹی ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات میں اس وقت جو لیڈی ڈاکٹرز اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہسپتال ہذا کے ریکارڈ کے مطابق کوئی لیڈی ڈاکٹر رخصت پر نہ ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا کے ریکارڈ کے مطابق کوئی لیڈی ڈاکٹر پرائیویٹ پریکٹس نہیں کرتی۔

(د) ہسپتال ہذا کے ریکارڈ کے مطابق کوئی نہ ہے۔

(ہ) گائنی وارڈ 36 بیڈ پر مشتمل ہے۔ اس میں مقرر کردہ کسی لیڈی ڈاکٹر اور نرس کی علیحدہ تعیناتی نہیں ہوتی بلکہ تمام لیڈی ڈاکٹرز اور نرسز کو ان کے ماہانہ ڈیوٹی روسٹر کے مطابق تعینات کیا جاتا ہے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پیرامیڈیکل سٹاف کے سروس سٹریکچر سے متعلقہ تفصیلات

929: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے پیرا میڈیکل سٹاف کے ملازمین جو مختلف عہدوں و گریڈ میں ہسپتالوں / طبی مراکز صحت میں کام کر رہے ہیں ان کا سروس سٹرکچر منظور کیا تھا جس کا نوٹیفکیشن بھی وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے جاری ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں کام کرنے والے پیرا میڈیکل سٹاف کو اس نوٹیفکیشن کے تحت ابھی تک ریلیف نہیں دیا جا رہا؟

(ج) کیا حکومت سروسز ہسپتال لاہور میں کام کرنے والے پیرا میڈیکل سٹاف کے ملازمین کو بھی ریلیف دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت نے پیرا میڈیکل سٹاف کے لئے گریڈ پانچ تا پندرہ کا سروس سٹرکچر منظور کیا تھا جس کا نوٹیفکیشن وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے ہو چکا ہے۔

(ب) سروسز ہسپتال میں کام کرنے والے پیرا میڈیکل سٹاف کو اپ گریڈ اور re-designate کر دیا گیا ہے ان کو یہ مراعات مورخہ 24-11-2011 سے دی گئی ہیں اور عامر صدیق سینٹری انسپکٹر نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی تھی جس کے فیصلے کی روشنی میں یہ مسئلہ حل کر دیا گیا ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے ان کو یہ ریلیف پہلے ہی دیا جا چکا ہے۔

ینگ ڈاکٹرز کا سروس سٹرکچر اور حکومت کی صحت کے بارے نجکاری پالیسی

1225: جناب آصف محمود: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے ساتھ سروس سٹرکچر کے حوالے سے کئے گئے معاہدوں پر عملدرآمد کے لئے آمادہ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کی صحت کی سہولت کے بارے میں نجکاری پالیسی (پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے نام پر) تیار کی جاچکی ہے جو کہ پنجاب میں صحت کی سرکاری سہولیات کی مرحلہ وار نجکاری کے بارے میں ہے اور مجوزہ پالیسی بلآخر صحت کی تمام سرکاری سہولیات پر لاگو ہوگی، اس بابت تفصیلاً ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے ساتھ سروس سٹرکچر کے حوالے سے ان معاہدوں پر عملدرآمد کر رہی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ حکومت پنجاب نے صحت کی سہولیات کے بارے میں نجکاری پالیسی تیار کی ہے۔ کسی بھی صحت کی سہولت کو نجی شعبہ کے حوالے نہیں کیا گیا۔ تاہم حکومت پنجاب نے مختلف صحت کی سہولیات کو بہتر خدمات مہیا کرنے کے لئے ان کے انتظام کو نجی شعبہ کے حوالے کیا ہے۔ مزید برآں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پر نئے ہسپتال بنانے کی تجویز ہے۔

محکمہ صحت ضلع راولپنڈی کے ملازمین کو رسک الاؤنس کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

1352: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت نے بحوالہ لیٹر نمبرSO(ND)/2-26/0224/VOL-II مورخہ 07-08-2012سے گریڈ ایک سے چار کے ملازمین کو 1500روپے ماہانہ کے حساب سے رسک الاؤنس دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت راولپنڈی نے حکومت کے اس لیٹر میں موجود احکامات پر یکم جولائی2014سے عملدرآمد کیا؟

(ج) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع راولپنڈی محکمہ صحت کے مذکورہ ملازمین کو یہ الاؤنس مورخہ 07-08-2012سے دینے اوران کے جو بقایا جات ہیں ان کی بھی ادائیگی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت ہسپتالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال راولپنڈی کی تفصیل:

جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گریڈ1 سے 4 کے ملازمین کو1500 ماہانہ رسک الاؤنس مورخہ 2012-08-01 سے ادا کر رہا ہے۔

راولپنڈی میڈیکل کالج راولپنڈی کی تفصیل:

جی ہاں! راولپنڈی میڈیکل کالج میں گریڈ ایک سے چار کے ملازمین کو مورخہ 12-08-01 سے1500 روپے ماہانہ کے حساب سے ہیلتھ رسک الاؤنس دیا جا رہا ہے۔

بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی کی تفصیل:

یہ بات درست ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال راولپنڈی کی تفصیل:

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راولپنڈی مورخہ 12-08-01 سے الاؤنس ادا کر رہا ہے۔

بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی کی تفصیل:

بے نظیر بھٹو ہسپتال میں 2012/8 سے عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال راولپنڈی کی تفصیل:

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راولپنڈی نے مذکورہ الاؤنس کے بقاجات ادا کر دیئے ہیں۔

بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی کی تفصیل:

کوئی بقایاجات واجب الادا نہیں ہے۔

ساہیوال: ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

1506: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں انتظامی افسران کی تعداد کتنی ہے، تفصیل عہدہ وار بتائیں؟

(ب) اس ہسپتال کے سال14۔2013اور15۔2014کے انتظامی امور کے اخراجات کی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) کس کس انتظامی افسر کے پاس سرکاری گاڑی ہے۔ ان کے نام،عہدہ، گریڈ اور گاڑی کی تفصیل بتائیں؟

(د) کس کس انتظامی افسر / اہلکار کے پاس ہسپتال کی حدود میں سرکاری رہائش ہے؟

(ہ) ان سرکاری رہائش گاہوں کے بجلی، گیس، ٹیلیفون اور پانی کے بلوں کی ادائیگی کون کرتا ہے اگر ہسپتال کے بجٹ سے کی جاتی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) ان سرکاری رہائش گاہوں کے سال14۔2013 اور15۔2014 کے تزئین و آرائش کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں انتظامی افسران کی تعداد8ہے۔

1۔ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ
2۔ ڈائریکٹر ایمرجنسی
3۔ ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایڈمن
4۔ ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایمرجنسی
5۔ ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جینیٹوریل سروسز
6۔ ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ پرچیز اینڈ سٹورز
7۔ ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ایوننگ
8۔ ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نائٹ

(ب) اس ہسپتال کے سال14-2013 اور 15-2014کے انتظامی امور کے اخراجات مبلغ -/33600000روپے ہیں۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈاکٹر اعجاز حیدر خاں گریڈ19 میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے طور پر اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں صرف ان کے پاس سرکاری سٹاف کار ہے ، make Suzuki cultus ہے جس کا ماڈل2017ہے۔

(د) پرنسپل ساہیوال میڈیکل کالج ساہیوال اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال ہسپتال کی حدود میں رہائش پزیر ہیں۔ اس کے علاوہ بھی تمام رہائش گاہوں میں آفیسر اور دیگر اہلکار رہائش پذیر ہیں۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تمام سرکاری رہائش گاہوں کے بجلی، گیس اور ٹیلیفون کے بل جو افسران اور اہلکاران رہائش پذیر ہیں وہ خود ادا کرتے ہیں۔ پانی مین سپلائی سے مہیا کیا جاتا ہے جس کی ادائیگی ہاوس رینٹ کی صورت میں تمام ملازمین کی تنخواہوں سے منہا کی جاتی ہے۔

مزید بیان کیا جاتا ہے کہ ساہیوال میڈیکل کالج ساہیوال کے قیام کے بعد رہائش گاہیں بہت کم پڑ گئی ہیں بعد از منظوری بورڈ آف مینجمنٹ 9 پرائیویٹ کمرے ڈاکٹر صاحبان کی رہائش کے لئے مختص کر دیئے گئے ۔ اس بابت بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی assessment کے مطابق -/1600 روپے ماہانہ فی کمرہ رینٹ کی مد میں اور -/1000 روپے ماہانہ فی کمرہ یوٹیلٹی کی مد میں وصول کئے جارہے ہیں۔

(و) ان سرکاری رہائش گاہوں کے سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران تزئین وآرائش پر کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔

میڈیکل کالج سرگودھا کے پرنسپل کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1634: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کسی بھی میڈیکل کالج میں پرنسپل کی تقرری کا کیا معیار ہے؟

(ب) میڈیکل کالج سرگودھا کا موجودہ پرنسپل کب تعینات ہوئے نیز کیا ان کی تقرری مکمل طور پر قواعد وضوابط کے مطابق ہے یا کوئی رولز میں نرمی کی گئی؟

(ج) کیا اس اسامی پر تعیناتی کے لئے کوئی اشتہار دیا گیا تھا اگر ہاں تو اشتہار کی کاپی فراہم کی جائے؟

(د) اس تعیناتی کے لئے قائم سلیکشن بورڈ یا اتھارٹی کی تمام تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ صوبہ میں کسی بھی میڈیکل کالج کے پرنسپل کی تعیناتی شق نمبر 6 آف پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشن رولز 2003 کے تحت تین پروفیسرز کے پینل میں سے لگایا جاتا ہے جس کو بورڈ merit پر recommend کرتا ہے۔

(ب) سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

لاہور پی آئی سی میں نئے بلاک کی تعمیر اور ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیلات

1830: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی آئی سی لاہور کے نئے بلاک کا افتتاح کب ہوا نیز اس نئے بلاک کی تعمیر پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) پی آئی سی لاہور کے نئے بلاک کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کب دیا گیا ٹھیکیدار کا نام نیز اس کی تعمیر کا اشتہار کب اور کس کس اخبار میں شائع کیا گیا؟

(ج) پی آئی سی کے نئے بلاک میں کل کتنے کمرے، آپریشن تھیٹر اور رومز برائے استعمال ڈاکٹرز، مریضوں اور انتظار گاہیں بنائی گئی ہیں الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) پی آئی سی لاہور کے نئے تعمیر ہونے والے بلاک میں مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں نیز موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کس کس نئے ٹیکنالوجی سے استفادہ کیا گیا ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) پی آئی سی لاہور کے نئے بلاک کا افتتاح 2۔اکتوبر 2016 کو ہوا اور اس بلاک کی تعمیر پر کوئی سرکاری رقم خرچ نہ کی گئی کیونکہ یہ بلاک پرائیویٹ ڈونر نے اپنے طور پر تعمیر کروائی۔

(ب) درج بالا جواب (الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) پی آئی سی لاہور کے نئے بلاک میں ٹوٹل بیس وارڈز ہیں، جبکہ ڈاکٹر روم کی تعداد آٹھ ہے۔ اس کے علاوہ ویٹنگ ایریا کی تعداد تین ہے۔

(د) پی آئی سی لاہور کے نئے تعمیر ہونے والے بلاک میں مریضوں کی ضروریات کے پیش نظر تمام سہولیات فراہم کی گئی ہیں، اس کے علاوہ مریضوں کا فوری علاج کرنے کے لئے جدید انجیو گرافی، ایکو مشین موجود ہیں۔

صوبے میں ڈینٹل ہسپتال اور سرجن کی تعداد و دیگر تفصیلات

1879: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبے میں ڈینٹل ہسپتال کن کن شہروں میں واقع ہے؟

(ب) ان ڈینٹل ہسپتالوں میں سرجن کی تعداد کتنی ہے علیٰحدہ علیٰحدہ ہسپتال وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) ان ڈینٹل ہسپتالوں میں روزانہ اوسطاً کتنے مریض آتے ہیں۔ نیز مریضوں کو کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں ہر ہسپتال کے حوالے سے مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) صوبے میں تین عدد ڈینٹل ہسپتال ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ ڈینٹل ہسپتال لاہور 2۔ ڈینٹل ہسپتال فیصل آباد

3۔ نشتر انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری ملتان

(ب) ڈینٹل ہسپتال لاہور کی تفصیل:

ڈینٹل ہسپتال لاہور میں ڈینٹل سرجن کی تعداد اٹھارہ ہے پرنسپل ڈینٹل سرجن کی چھ پوسٹیں ہیں جن میں سے تین پوسٹیں خالی اور تین پر ہیں اور سینئر ڈینٹل سرجن کی تعداد چھ ہے جو کہ سب تعینات ہیں اور ڈینٹل سرجن کی تعداد پانچ ہے جس پر سب تعینات ہیں اور مریضوں کے علاج معالجہ میں اپنی ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں۔

ڈینٹل ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

ڈینٹل ہسپتال فیصل آباد میں ڈینٹل سرجن کی آٹھ پوسٹیں ہیں جن میں سے سات سیٹیں پر ہیں اور ایک سیٹ خالی ہے۔

نشتر انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری ملتان کی تفصیل:

نشتر انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری ملتان میں ڈینٹل سرجن کی تعداد بارہ ہے۔

(ج) ڈینٹل ہسپتال لاہور کی تفصیل:

ڈینٹل ہسپتال لاہور میں روزانہ اوسطاً500 سے 600 مریض آتے ہیں اور چیف منسٹر کی ہدایت پر مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔ مزید برآں اس ہسپتال میں مصنوعی دانتوں کی بھرائی، مسوڑھوں کی صفائی، ٹیڑھے دانتوں کا علاج، دانت نکلوانا، ایکسرے، بچوں کے دانتوں کا علاج بھی کیا جارہا ہے نیز سرجری۔II اور اورل اینڈ میگزلوفیشل سرجری کا شعبہ نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ میں ہے جہاں مریضوں کے ٹوٹے ہوئے جبڑوں کا علاج اور دیگر آپریشن بھی کئے جاتے ہیں۔

ڈینٹل ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

ڈینٹل ہسپتال فیصل آباد میں تقریباً300 سے زائد مریض روزانہ آتے ہیں اور یہاں تمام دانتوں کی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

انسٹیٹیوٹ

نشتر انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری ملتان کی تفصیل:

نشتر انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹسٹری ملتان میں روزانہ تقریباً400 سے 450 مریض آتے ہیں اور اس ہسپتال میں مصنوعی دانتوں کی بھرائی، مسوڑھوں کی صفائی، ٹیڑھے دانتوں کا علاج، دانت نکلوانا، ایکسرے، بچوں کے دانتوں کا علاج بھی کیا جارہا ہے نیز سرجری۔II اور اورل اینڈ میگزلوفیشل سرجری کا شعبہ بھی ہے جہاں مریضوں کے ٹوٹے ہوئے جبڑوں کا علاج اور دیگر آپریشن بھی کئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں پی ایم ڈی سی کے مسائل حل کرنے میں سیکرٹری ہیلتھ، ایڈیشنل سیکرٹری اور پی ایم ڈی سی کے چیئرمین لہری صاحب نے بہت اہم رول ادا کیا ہے

۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کل بھی ایوان کے اندر اس بات کی بازگشت ہوئی تھی اسمبلی کے باہر لوگ احتجاج کے لئے بیٹھے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں مختصر سی بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

مال روڈ پر احتجاج کرنے والے سرکاری ملازمین سے رابطہ کرنے اور ان کے مسائل حل کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کل بھی یہ بات ہوئی تھی آپ نے کہا تھا کہ منسٹر صاحب آئیں گے تو یہ بات کریں گے۔ باہر دو ڈیپارٹمنٹس کے سرکاری اہلکاروں نے سارا دن روڈ بلاک رکھی ہے جس سے عوام کو بڑی پریشانی ہوئی لیکن میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے آج انتظامیہ سے مذاکرات کر کے اُن کی بات کو مانتے ہوئے اپنے اس احتجاج کو فٹ پاتھ پر منتقل کر دیا اور مال روڈ پر ٹریفک رواں دواں ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت دو ڈیپارٹمنٹس کے لوگ وہاں پر موجود ہیں ایک تو پرائمری اور سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق School Health and Nutrition Supervisors ہیں جنہوں نے ماسٹرز کیا ہوا ہے، اُن میں سے کچھ پی ایچ ڈیز بھی ہیں اور ایم فل بھی ہیں جو دس سال سے service کر رہے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا کوئی service structure نہیں ہے ہمیں دس سال ہو گئے ہیں، ہمیں ریگولر نہیں کیا گیا۔ اب اگر کوئی بات چیت بھی ہو رہی ہے تو وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کہا جا رہا ہے کہ آپ کا ہم نئے سرے سے این ٹی ایس ٹیسٹ بھی لے سکتے ہیں۔ یہ این ٹی ایس ٹیسٹ اگر لینا تھا تو انہیں یہ

چاہیے تھا کہ جب انہیں service میں induct کر رہے تھے اُس وقت ان کا این ٹی ایس ٹیسٹ لیتے اب دس سال کے بعد این ٹی ایس کی چھری کے ذریعے سے لوگوں کو ذبح کرنے کا معاملہ ہے درست نہیں ہوگا۔اسی طرح سکول ایجوکیشن کے حوالے سے جو نان فارمل ایجوکیشن کے ٹیچرز ہیں وہ آئے ہوئے ہیں گورنمنٹ نے 1978 یا 1980 کے اندر کچھ قرآن ٹیچرز ساتویں سکیل میں رکھے تھے وہ بھی احتجاج کے لئے آرہے ہیں ان کا بھی یہی کہنا ہے کہ ہمیں 5 ہزار روپیہ تنخواہ دی جارہی ہے انہوں نے پھر ہائی کورٹ میں کیس کیا تو ہائی کورٹ نے direction دی ہے کہ ان کو 15 ہزار روپے تنخواہ دی اور 5 ہزار utility allowance دیا جائے کیوں کہ یہ اپنے گھروں کے اندر تعلیم دیتے ہیں؟ بجلی خرچ ہوتی، یہ بچوں کو پانی وغیرہ بھی پلاتے ہوں گے ان کو 20 ہزار روپیہ lump sum دیا جائے۔ ویسے بھی حکومت پنجاب نے minimum wage جو 15 ہزار روپے announce کی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قرین انصاف ہوگا کہ اُن کو 15 ہزار روپیہ تنخواہ اور 5 ہزار روپیہ ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق utility allowance دیا جائے۔اس سے بھی احسن یہ ہوگا اُن کا یہ مطالبہ ہے کہ ہمیں regularized کر دیا جائے ہم عرصہ سے service کر رہے ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں اس حوالے سے direction دے دیں کہ گورنمنٹ اس کا نوٹس لے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔پہلے منسٹر صاحب کی بات سن لیں وہ کیا کہتے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ڈاکٹر سید وسیم اختر نے جس طرف توجہ دلائی ہے کل سے جو لوگ باہر مال روڈ پر احتجاج کر رہے ہیں گورنمنٹ نے engage کیا ہوا ہے اُن کے جو جائز مطالبات ہیں انشاءاللہ اُن کو address کیا جائے گا۔اس حوالے سے میری تجویز ہوگی کہ ہم اُن کا delegation اسمبلی کے اندر بُلا لیتے ہیں اُن کے ساتھ مزید negotiate کر لیں گے گورنمنٹ لیول پر جہاں پر بھی intervention کی ضرورت ہے وہ گورنمنٹ ضرور کرے گی۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ کی توجہ سے یہ معاملہ آگے کی طرف بڑھا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ ابھی جمعہ سے پہلے اجلاس کے فوراً بعد انہیں یہاں بلا لیا

جائے تاکہ باہر کا ایریا بھی کلیئر ہو جائے کیونکہ وہ اسی تھوڑی بہت یقین دہانی سے چلے جائیں گے وہ سارے پڑھے لکھے لوگ ہیں۔

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے ان کو بلوا لیتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، ٹھیک مہربانی۔ اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 17/2164 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/6 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔ جی، محترمہ!

دودھ بڑھانے کے لئے بھینسوں کو لگائے جانے والے انجکشن پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" کی اشاعت مورخہ 3۔جنوری 2018 کی خبر کے مطابق قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے بین الصوبائی رابطہ میں دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے بھینسوں کو لگائے جانے والے انجکشن سے کینسر کی وباء پھیلنے اور کانگو وائرس والے ممالک سے گوشت کی درآمد، پاکستان میں ڈبے کے تمام دودھ میں کینسر کی وجہ بننے والا فارملین کیمیکل موجود ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ بچے اور بڑے کینسر زدہ بھینسوں کا دودھ پی رہے ہیں۔ بوسٹن انجکشن کی رجسٹریشن مجرمانہ فعل ہے۔ یہ بہت خطرناک صورتحال ہے کیونکہ دیگر صوبوں نے اس انجکشن پر پابندی لگائی ہے۔ پاکستان میں ڈبے کے تمام دودھ جعلی ہیں کیونکہ تمام ڈبہ پیک دودھ میں فارملین موجود ہے جو کہ انسانی صحت کے لئے بہت خطرناک ہے۔ حکومت سے مطالبہ ہے کہ دودھ بڑھانے کے لئے لگائے جانے والے بوسٹن انجکشن پر پابندی عائد کی جائے اور اس مسئلے کو جلد از جلد حل کیا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری تحریک استحقاق تھی آپ نے کہا تھا کہ اسے دوبارہ جمع کروائیں میں نے دوبارہ جمع کروا دی تھی۔

جناب سپیکر: اب تو ہم آگے چلے گئے ہیں۔ چلیں، اس کو Monday کو پڑھ لینا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کے بعد میری تحریک استحقاق کو لے لینا۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ اب نہیں پڑھی جا سکتی اب آپ Monday کو پڑھنا۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/23 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب کے چار اعلیٰ تعلیمی اداروں میں کروڑوں روپے کی مالی بے ضابطگیوں کا انکشاف

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 2۔ جنوری 2018 کی خبر کے مطابق چار اعلیٰ تعلیمی اداروں میں کروڑوں روپے کی مالی بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ ان اداروں میں کنیئرڈ کالج، یونیورسٹی آف گجرات، گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد اور بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی شامل ہیں۔ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ کے مطابق اعلیٰ تعلیمی اداروں نے مالی بے ضابطگیوں کی روایات نہیں چھوڑیں۔ سال 2016 کے دوران مختلف مدات میں کروڑوں روپے کی ہیرا پھیری کی پانچ کروڑ کی ان

بے ضابطگیوں میں یونیورسٹی آف گجرات سر فہرست ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/28 محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے آج تحریک التوائے کار جمع کروائی ہے میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کو out of turn لے لیا جائے؟

جناب سپیکر: وہ تحریک التوائے کار میرے پاس نہیں آئی اور مجھے نہیں پتا کہ وہ کیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر قائد حزب اختلاف نے اپنی تحریک التوائے کار
کی کاپی جناب سپیکر کو بھجوائی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے یہ تحریک آج جمع کروائی ہے اور یہ current issue ہے۔ چیئرمین نیب نے جو کل بات کی ہے وہ انتہائی alarming ہے۔ یہ پنجاب کے حوالے سے ہے، ہم پنجاب کے منتخب نمائندے ہیں اور یہ منتخب نمائندوں کا ایوان ہے اس لئے ہمیں اس پر ضرور بات کرنی چاہئے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ مختلف کیسوں میں ہم پنجاب کے محکموں کو چار چار دفعہ لکھ چکے ہیں کہ وہ ہمیں ریکارڈ دیں لیکن پنجاب کی بیوروکریسی accountability کے اس process کو آگے بڑھانے کے لئے ہم سے تعاون نہیں کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے لہٰذا آپ اجازت دیں کہ میں اس تحریک کو پڑھ لوں اور وزیر قانون ایک دو دن میں اس کا جواب دے دیں اور پھر یہاں اس ہاؤس میں اس پر debate ہو جائے۔

جناب سپیکر: ابھی لاء منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! یہ تو کوئی پریکٹس نہیں ہے اور یہ ایوان لاء منسٹر کے گھر کی لونڈی نہیں ہے۔ یہ ایوان سارے لوگوں کا منتخب ایوان ہے یہاں پر کوئی بھی منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری اس کا جواب دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ بھی اس کو طریق کار کے مطابق لے کر آئیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میں نے جمع کروادی ہے اور میں request کر رہا ہوں کہ اس کو پڑھنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: اس پر تو ابھی نمبر بھی نہیں لگا ہوا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! نمبر تو آپ کے سٹاف نے لگانا ہے میں نے تو آج جمع کروا دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہمیت کا حامل معاملہ ہے۔ یہاں پنجاب کے اندر جو کروڑوں اربوں روپے کے گھپلے ہوئے ہیں، کمپنیوں کا معاملہ ہے۔۔

جناب سپیکر: پتا نہیں اس میں کون کون ہے، ہمیں کیا پتا ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! نیب کے چیئرمین ذمہ دار شخص ہیں ان کے پاس ایک Constitutional عہدہ ہے جو سب سے بڑا ہے۔ اگر وہ برملا میڈیا کے سامنے on air یہ بات کر رہے ہیں تو ہمیں ان کی بات پر اعتبار ہے اور ہم مانتے ہیں۔ اگر وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ پنجاب تعاون نہیں کر رہا ہے۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان کو پڑھنے کی اجازت دے دیں بحث بعد میں ہوتی رہے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! آپ مجھے پڑھنے دیں، بعد میں گورنمنٹ سے اس کا view point لے لیں اور بعد میں اس پر debate ہو جائے۔ ہم تو اس پر debate کرنا چاہیں گے کیونکہ یہ بے سروپا بات ہے، بے بنیاد بات ہے، غلط بات ہے اور جھوٹی بات ہے۔ مجھے پڑھنے دیں اور حکومت کی طرف سے contradict کیا جائے اور ہمیں حقائق بتائیں کہ وہ کیا ہیں؟ پنجاب کے 10 کروڑ عوام کے اوپر یہ ملبہ ڈالا جا رہا ہے اگر یہاں کے لوگ تعاون نہیں کرتے۔ یہ زبان زد عام ہے کہ اربوں

کھربوں روپے کے سکینڈل ہیں۔ چیئرمین نیب کی طرف سے یہ کہنا کہ چار دفعہ میں نے نوٹسز دیئے ہیں اور مجھے یہاں سے کوئی تعاون نہیں مل رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ مجھے یہ پڑھ لینے دیں۔ لاء منسٹر صاحب آئیں گے تو وہ اس کا جواب دے دیں۔ آپ ان سے اس کا جواب لے لیں۔

جناب سپیکر: آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھ لیں لیکن اس پر بحث کی اجازت نہیں ہو گی۔ دیکھیں! اگر آپ رولز کے مطابق نہیں چلنا چاہتے تو یہ مناسب نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ میری آپ سے استدعا ہے۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، سپیکر صاحب نے اجازت دے دی ہے۔ آپ اپنی تحریک پڑھ لیں۔

جناب سپیکر: اس میں نام کسی کا نہیں آنا چاہئے۔ اگر اس میں کسی کا نام آیا تو میں وہیں پر stop کر دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس میں نام نہیں ہے۔ میں اس کو پڑھ رہا ہوں، آپ ذرا مہربانی کریں اور مجھے اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، پڑھیں۔

حکومت پنجاب کی طرف سے چیئرمین نیب کو بدعنوانی کے مقدمات سے متعلقہ ریکارڈ فراہم نہ کرنے کا انکشاف

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 9۔فروری 2018 کی خبر کے مطابق لاہور چیئرمین قومی احتساب بیورو جسٹس (ریٹائرڈ) جاوید اقبال نے ملک سے بدعنوانی کے خاتمہ کے لئے مختلف کیسز کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ شاہ سے شاہ کے وفادار کا مکمل احتساب ہو گا۔ ملک ایک مگر لیٹرے بہت ہیں، پنجاب میں اداروں کا عدم تعاون ناقابل برداشت ہے۔ 84۔ارب ڈالر کے مقروض ملک کو جی بھر کر لوٹا گیا۔ 84۔ارب ڈالر کہاں اور کیسے خرچ ہوئے کہیں نظر نہیں آتا مگر پوچھا جائے تو

جواب ملتا ہے کہ ہمارے خلاف سازش ہو رہی ہے اور جمہوریت کے خلاف سازش کے الزام کی پروا نہیں۔ نیب کا کسی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی نیب کسی سے امتیازی سلوک پر یقین رکھتا ہے۔ نیب کو سیاسی رنگ میں نہ رنگیں ہم نے ڈبل شاہ کو سنگل شاہ بنا دیا کوئی کرپشن کرے گا تو اس کا احتساب ہو گا۔ شاہ سے شاہ کے وفادار کا مکمل احتساب ہو گا۔ نیب افسر بے خوف و خطر کام کریں۔ 9-ارب کے فراڈ میں سے 4-ارب روپے متاثرین کو واپس کئے جا چکے ہیں جبکہ ڈبل شاہ کیس کے دوسرے ملزم تصور حسین گیلانی کے ذمہ 1.9-ارب میں سے 1.2 روپے کی رقم متاثرین کو لٹا دی ہے۔ چیئرمین نیب نے پنجاب کے بعض اداروں کی جانب سے عدم تعاون پر تنبیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ روش مناسب نہیں اسے آئندہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ بیوروکریسی کسی شخص کے اشاروں پر نہیں ناچ سکتی اب تک مسکرا کر برداشت کیا لیکن آئندہ عدم تعاون ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ عدم تعاون کی روش مناسب نہیں اسے ختم کریں کیونکہ تعاون اپنی ذات کے لئے نہیں غریب عوام کے لئے چاہئے۔ یہ ضروری ہے کہ شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار نہیں بلکہ عوام کا خدمت گزار بنایا جائے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ تحریک التوائے کار کا طریق کار پڑھ لیں اور اس کے مطابق میں نے عمل کرنا ہے۔ This, I tell you.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے یہ تحریک التوائے کار پڑھ دی ہے اور اس کا view point آپ لے آئیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بس اب آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بھی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پوائنٹ آف آرڈر اور بات ہے۔ آپ کی تحریک التوائے کار پڑھی گئی ہے۔ اس کا جواب آئے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس کا کب جواب آئے گا؟

جناب سپیکر: جی، رولز کے مطابق۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ درجنوں اور بیسیوں تحریک التوائے کار پڑھی جا رہی ہیں جو pending ہیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ یہ ممبران بیٹھے ہیں 90 فیصد تحاریک التوائے کار ہیں جن کا کوئی جواب ہے اور نہ ہی اس پر عملدرآمد ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے، ہم پنجاب کے منتخب نمائندے یہ کالک اپنے منہ پر نہیں مل سکتے کہ یہاں کرپشن ہو اور اگر کرپشن کا فیصلہ ہونے لگے، کیس چلے تو یہاں کے محکمے وہاں ریکارڈ پیش نہ کریں۔ چیئرمین نیب پکارے اور چلائے کہ یہ بیوروکریسی شاہ سے بڑھ کر شاہ کی وفادار بن رہی ہے۔ ہم یہ روش یہاں نہیں چلنے دیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری ایک تحریک استحقاق ہے، آپ سے کل گزارش کی تھی اور آپ کے کہنے پر تحریک استحقاق دوبارہ submit کروا دی تھی۔ آپ نے کہا تھا کہ سوموار کو take up کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ نے جو حکم دیا تھا وہ میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں۔ آج میں نے ایک تحریک استحقاق جمع کروائی ہے۔ 2017 کی تقریباً آٹھ تحاریک التوائے کار میں اس معزز ایوان میں پڑھنے میں کامیاب ہوا تھا لیکن ان میں سے کسی ایک بھی کا جواب نہیں آیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے اندر جو لوگ آتے ہیں، یہ بات وہی ہے کہ جس نے سبق یاد کیا اس کو چھٹی نہ ملی۔ آپ یہ دیکھیں ناں کہ یہ سارے تاریخی کارنامے آپ کے نامہ اعمال میں جا رہے ہیں کیونکہ آپ کے tenure میں یہ سارا کچھ ہو رہا ہے۔ مجھے یہ تحریک استحقاق پڑھنے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جواب ٹائم پر آ جائیں گے۔ تحریک استحقاق پڑھنے کی اجازت ہو گی لیکن مجھے ان کو بھی ٹائم دینا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اگر ہمیں ڈیپارٹمنٹس جواب نہیں دیں گے تو کیا بنے گا؟ اب tenure ختم ہو رہا ہے اور جو پڑھنے میں کامیاب ہوئے ہیں ان کا تو جواب آ جائے ناں۔

جناب سپیکر: آپ نے تو پڑھ لی ہیں۔وہ pending ہیں مجھے ان کو بھی ٹائم دینے دیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کیا ہم یہاں پر کوئی خبریں پڑھنے آتے ہیں؟ تحاریک التوائے کار پڑھ کر pending ہو جاتی ہیں، یہ pending کدھر ہوتی ہیں؟ آپ بھی مجھے بتائیں ناں کہ کہاں پر pending ہوتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔جب اس کا جواب آ جائے گا تو دے دیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آٹھ تحاریک التوائے کار پڑھ چکا ہوں اور آج تک کسی کا جواب نہیں آیا۔۔۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مجھے پوائنٹ آف آرڈر ادھر دینے دیں۔وہ بڑی دیر سے کھڑے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ان کو تقریباً ایک سال ہو گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہم بیٹھ کر بات کریں گے، ابھی ہماری بات ہو گی، ہم بیٹھیں گے۔ہماری ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہو گی، وہاں ہم اس بارے میں بات کریں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔اس طرح بات نہ کریں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! کیا یہ کھلی بددیانتی نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! کیا یہ کھلی بددیانتی نہیں ہے کہ سپریم کورٹ جو ایک آئینی ادارہ ہے اس کے پیچھے کھڑے ہونے کی بات کی جائے۔ایک سیاسی جماعت جن کے بذات خود کیس لگے ہوں، نیب کے اندر کیس لگے ہوں اور وہ یہ کہہ رہے ہوں کہ ہم ان کے پیچھے کھڑے ہیں۔کیا یہ کھلا تضاد نہیں ہے کہ کوئی سیاسی جماعت یہ بات کرے؟ یہ کھلا تضاد ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم ان کے پیچھے کھڑے ہیں، یہ گل صاحب سن لیں، عوام بھی ساتھ کھڑے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 12۔فروری2018 دوپہر2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔